QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

اکیسویں صدی میں اردو زبان میں رد استشراق سے متعلق لکھی گئی کتب کا تعارف

INTRODUCTION TO BOOKS WRITTEN IN URDU ON ANTI-ORIENTALISM IN THE 21ST CENTURY

Zia ur Rehman Farooqi
PHD. Scholar, Department of Islamic Studies, Qurtaba University of Science and Information Technology D I Khan
Email: ziafarooqi1326@gmail.com
Muhammad Akram
PHD. Scholar, Department of Islamic Studies, Allama Iqbal Open University Islamabad
Email: akrammuhammad108@gmail.com
PHD. Scholar, Department of Islamic Studies, Qurtaba University of Science and Information Technology D I Khan
Adnan Aziz
PHD. Scholar, Department of Islamic Studies, Qurtaba University of Science and Information Technology D I Khan
adnanharve@gmail.com
Majid Hussain
PHD. Scholar, Department of Islamic Studies, Qurtaba University of Science and Information Technology D I Khan
Majidhussain2528423@gmail.com

Abstract:
The 21st century has witnessed a surge in works written in Urdu that address the field of Orientalism, specifically its critiques of Islamic teachings and personalities. The books discussed in this article provide insightful reflections on how Orientalist scholars have historically misunderstood or misrepresented Islamic beliefs, particularly the life and message of Prophet Muhammad (PBUH) and the Quran. These works not only defend Islamic narratives but also dissect the biases and flawed arguments presented by Orientalists. The analysis includes a detailed examination of major works such as "Muhammad Rasulullah: A Critique of Orientalist Views" by Professor Muhammad Akram, "Orientalism and English Translations of the Quran" by Professor Abdul Rahim Qadwai, and others. These books aim to correct misconceptions about Islamic beliefs and provide readers with a deeper understanding of Islamic thought in response to Western critiques. The article highlights how these works continue to shape modern discussions on Islam, providing both scholarly critique and defense against misinterpretations by Orientalists.

Keywords: Orientalism, Islamic Studies, Quranic Translation, Prophet Muhammad (PBUH), Misinterpretations, Western Criticism, Islamic Defenses, Urdu Literature, Islamic Thought, Critical Analysis

1۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستشرقین کے خیالات کا تجزیہ

اس کتاب کے مصنف پروفیسر محمد اکرم ہیں۔ یہ کتاب پہلی بار مارچ 2014ء میں ادارہ معارف اسلامی منصورہ لاہور سے شائع ہوئی۔اس کے 464 صفحات ہیں۔

کتاب ہذا سیرت النبی ﷺ پر مستشرقین کے اعتراضات کے رد پر لکھی گئی ایک قابل مطالعہ کتاب ہے۔اس میں مستشرقین کے پھیلائے ہوئے بہت سے غلط تصورات و مفروضات پر گرفت کی گئی ہے۔کتاب کا تیسرا حصہ مکمل طور پر مستشرقین کے لیے مختص ہے۔

موضوع کی مناسبت کا خیال رکھتے ہوئے چونکہ کتابِ مذکور کا تیسرا حصہ مستشرقین سے متعلق ہے اس لیے اس حصہ کا تعارف ضروری ہے۔ تیسرے حصہ میں چار ابواب کو شامل کیا گیا ہے۔جو یہ ہیں۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

باب ہشتم "آفتاب رسالت۔۔۔مستشرقین کی مغالطہ آفرینیاں" میں منکرین رسالت کے تاریخ کے مختلف ادوار بیان کیے گئے ہیں۔پہلے دور میں رسول ﷺ کی حیات طیبہ کو شامل کیا گیا ہے۔اس دور میں رسول پاک ﷺ کی بعثت سے لے کر وصال تک کے منکرین رسالت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

دوسرے دور میں اس زمانہ کو شامل کیا گیا ہے جب مجاہدین اسلام نے عرب کے قرب وجوار میں پیش قدمی کر کے عیسائی اثرات کا خاتمہ کر دیا اور وقت کی دونوں طاقتوں یعنی بازنطینی و ساسانی سلطنتوں کا غرور خاک میں مل گیا۔

تیسرے دور میں صلیبی جنگوں کے زمانہ کو شامل کیا گیا ہے یعنی پوپ اربن کی سازشوں سے لے کر جنگ حطین تک۔جس میں مسلمان مجاہدین نے عیسائیت کو دیوار کے ساتھ لگا دیا۔

چوتھے دور میں یورپ کے نشاۃ ثانیہ کے دور کو شامل کیا گیا ہے۔اس دور کو مصنف نے سرد جنگ کا عرصہ قرار دیا ہے۔

پانچواں دور اٹھارہویں اور انیسویں صدی سے فرانس سے شروع ہونے والی روشن خیالی اور جرمنی سے شروع ہونے والی اصلاح مذہب کی تحریک سے شروع ہوتا ہے۔

انیسویں صدی سے لے کر زمانۂ کے دور کو چھٹے دور میں شامل کیا ہے۔یہ وہ زمانہ ہے جب مشرق میں استعمار کی گرفت ڈھیلی پڑنے لگی۔

باب نہم "ہیروز اینڈ ہیرو وورشپ(Heroes and Hero Worship)" میں تھامس کارلائل کی مذکورہ کتاب کو موضوعِ بحث بنایا گیا ہے۔اس میں تھامس کارلائل Thomas Carlyle کی طرف سے حضور ﷺ پر کیے گئے اعتراضات والزامات کا تشفی جواب دیا گیا ہے۔

باب دہم میں منٹگمری واٹ William Montgomery Watt کی زندگی میں سب سے آخر میں لکھی جانے والی کتاب "محمد پرافٹ اینڈ سٹیس مین" کی کتاب میں اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں مثبت اور منفی پہلوؤں کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔جیسا کہ منٹگمری واٹ William Montgomery Watt مستشرقین کے تعصب کا اظہار اس طرح کرتے ہیں۔

"Of all the world's great men, none has been so muchmaligned as Muhammadﷺ"[1]

"دنیا کی تمام عظیم شخصیات میں محمد ﷺ کی ذات پر سب سے زیادہ کیچڑ اچھالا گیا ہے"

مذکورہ باب میں منٹگمری واٹ William Montgomery Watt کی مستشرقین کے حلقہ میں خدمات کا جائزہ بھی لیا گیا ہے

گیارویں باب میں مائیکل ایچ ہارٹ (امریکی مصنف) کی کتاب "The Hundred" کے خیالات پر تبصرہ کیا گیا ہے۔جس میں عالمی شخصیات کے ساتھ ساتھ نبی کریم ﷺ کے کارناموں پر مختصر مگر جامع تبصرہ پیش کیا گیا ہے۔

آخری باب میں برطانوی نژاد امریکی مستشرق برنارڈ لیوس (Bernard Lewis) کی کتاب "The Crisis of Islam" پر تبصرہ کیا گیا ہے۔اس میں واضح کیا گیا ہے کہ اسلامی بنیاد پرستی (Islamic Fundamentalism) کی اصطلاح سب سے پہلے برنارڈ لیوس (Bernard Lewis) نے 1990ء میں متعارف کرائی۔[2]

2۔ مستشرقین اور انگریزی تراجم قرآن

مذکورہ کتاب کے مصنف پروفیسر عبدالرحیم قدوائی ہیں۔مذکورہ کتاب پہلی بار مارچ 2017ء میں مکتبہ قاسم العلوم لاہور سے شائع ہوئی۔اس کے 131 صفحات ہیں۔

اس کتاب کو چھ بواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔پہلے باب میں مستشرقین کے تراجم قرآن کے پس منظر، ان کے مناظرانہ، مجادلانہ اور دیگر پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا ہے۔اس تاریخی جائزے میں قادیانی مترجمین کی فتنہ انگیزیوں پر بھی گرفت کی گئی ہے۔نیز مسلمان اہل قلم کی کاوشوں کو نقد و نظر کی کسوٹی پر پرکھنے کی جدوجہد کی گئی ہے۔اس مقالے قارئین کا 79 مکمل انگریزی تراجم سے تعارف کرایا گیا ہے تاکہ وہ ان مترجمین کے ذہنی اور فکری رجحانات، ان کے تراجم کے امتیازات اور نقائص سے آگاہ ہوں۔

دوسرے باب میں دو مسلمان فضلاء کی حالیہ گراں قدر تصانیف کا تعارف ہے۔ان کی بیش بہا تصانیف نے مستشرقین کے وضع کردہ جعل وفریب کا پردہ چاک کرنے کا کارنامہ بڑی حد تک اور بخوبی انجام دیا ہے۔

تیسرے باب میں امریکی مستشرق تھامس کلیرے کے منصفانہ اور علمی اعتبار سے مؤثر ترجمہ قرآن کریم کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔

پانچویں باب میں پروفیسر مجیب میموریل کے لیکچر کا متن پیش کیا گیا ہے۔یہ لیکچر 30 اکتوبر 2013ء کو جامعہ اسلامیہ میں ذاکر حسین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز کے سلسلہ خطبات میں پیش کیا گیا۔اس میں 79 مکمل انگریزی تراجم قرآن کی فہرست، استشراق اور تراجم قرآن کے موضوعات پر کتابیات کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

اس کتاب کے چھٹے باب میں مستشرقین کی سیرت طیبہ پر تصانیف کو شامل کیا گیا ہے۔اس کتاب میں موجود مقالات میں سے اکثر ابتدائی صورت میں فکرو نظر، اسلام آباد ، پاکستان، تحقیقات اسلامی، مجلہ علوم القرآن، تہذیب الاخلاق اور فکرو نظر، علی گڑھ سے شائع ہو چکے ہیں۔اس کتاب میں تمام مقالات پروفیسر عبدالحمید قدوائی کے ہیں جنہیں اختر الواسع نے ایک کتاب کی شکل میں جمع کیا ہے۔[3]

3۔قراءات قرآنیہ مستشرقین اور ملحدین کی نظر میں

کتاب ہذا کے مصنف عبدالفتاح عبدالغنی القاضی ہیں۔اسے پہلی بار جون 2016ء میں کلیۃ القرآن الکریم والتربیۃ الاسلامیہ قصور اادارۃ الاصلاح ٹرسٹ پاکستان نے شائع کیا۔اس کے 156 صفحات ہیں۔

یہ کتاب مذاہب التفسیر الاسلامی از رئیس المستشرقین گولڈ زیہر Ignaz Goldziher کے جواب میں لکھی گئی ہے ۔اس کتاب میں گولڈ زیہر Ignaz Goldziher جیسا شاطر اور متعصب مستشرق اپنے وسعت مطالعہ کے باوجود دانستہ بددیانتی اور جھوٹ کا مظاہرہ کرتا اور حق شناسی کی بجائے جھوٹ اور ہٹ دھرمی پر ڈٹا ہوا ہے۔جب موصوف کی مذکورہ کتاب کا ترجمہ منظر عام پر آیا تو اس میں یہ نظریہ پیش کیا گیا کہ قرآن کریم میں شدید اختلافات ہیں۔گولڈ زیہر کی اس خطرناک گمراہی کا سبب اس کی علم قراءات سے ناواقفیت ہے یا اس نے صرف اور صرف تعصب اور ضد کی بنا پر دانستہ حقائق سے روگردانی کی ہے۔

مؤلف اجناس گولڈ زیہر کی اس کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں:

> "عربی ترجمہ کے بعد یہ کتاب عرب دنیا میں پھیل چکی تھی، لہذا ضروری تھا کہ فوراً اس کا جواب لکھ کر لوگوں کو اس کی اصل حقیقت سے روشناس کرایا جاتا، کیونکہ مسلم معاشروں میں موجود بعض تعلیم یافتہ اور جدت پسند افراد گولڈ زیہر جیسے مغربی مفکرین کے دلدادہ ہیں اور ان کی مغربی سوچ ان کے نظریات اور تصنیفات سے فکری غذا فراہم کرتی ہے۔حیرت یہ ہے کہ گولڈ زیہر نے قراءات ایسے مشکل اور نہایت دشوار گزار موضوع پر طبع آزمائی کی جسارت کی ہے جسے صرف فن قراءات کے ماہر علماء ہی سمجھتے ہیں۔"[4]

ضروری نہیں کہ علوم اسلامیہ کے ہر میدان میں مغربی مفکرین کی ایسی بے معنی تحقیقات کا جوب دیا جائے اور نہ ہی ہر تحریر کسی تبصرے وتردید کی مستحق ہے کیونکہ علم قراءات ایک نازک فن ہے جسے صرف اس فن کے ماہرین علماء ہی سمجھ سکتے ہیں اسی لیے مؤلف نے مستشرق کی کتاب کا جواب دیا ہے تاکہ اس سلسلہ میں مستشرقین کے مغالطوں کو بے نقاب کیا جائے۔

اس موضوع پر جتنی بھی کتابیں رقم ہوئی ہیں زیر نظر کتاب ان سب میں سے منفرد ہے اور مؤلف کی ایک بہترین کاوش ہے۔مصنف موصوف شعبہ قراءات، کلیۃ القرآن الکریم، جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ کے چیئرمین اور تصحیح المصاحف کمیٹی مصر، کے صدر ہیں۔ان کا شمار فن قراءات کے محقق علماء میں ہوتا ہے۔قرائے کرام کی ایک کثیر تعداد کو ان سے فیض حاصل ہوا ہے۔علوم القرآن اور قراءات کے موضوع پر ان کی متعدد کتب منظر عام پر آچکی ہیں۔یہ تمام کتب طلباء کے لیے ایک قیمتی سرمایہ ہیں۔

مصنف موصوف نے ایک ماہر محقق عالم کی طرح واضح اور ٹھوس علمی اسلوب سے گولڈ زیہر کے شکوک وشبہات کا جواب دیتے ہوئے قراءات قرآنیہ کا دفاع کیا ہے اور اس کے حقائق واسرار کو واضح کیا ہے اور اس کے ساتھ ہی ثابت کیا ہے کہ ہر قراءات اپنے اندر ایک معنی رکھتی ہے اور ان کے مابین کوئی تضاد نہیں، بلکہ ایسا معنوی تنوع ہے کہ جس سے قرآن کریم کی فصاحت وبلاغت نمایاں ہوتی ہے۔

اس کتاب کا منہج یہ ہے کہ پہلے گولڈ زیہر کی کتاب سے اقتباس نقل کیا گیا ہے پھر اس پر بحث کرتے ہوئے ٹھوس دلائل کے ذریعے اس کی کتاب میں موجود بددیانتی کا پردہ چاک کیا گیا ہے۔اس میں صرف اور صرف اجناس گولڈ زیہر Ignaz Goldziher کے قراءات قرآنیہ پر اعتراضات کا جواب دیا گیا۔[5]

4۔قرآن حکیم اور مستشرقین

مذکورہ کتاب کے مصنف ثناءاللہ حسین ہیں۔مذکورہ کتاب پہلی بار 2003ء میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد سے شائع ہوئی۔اس کے 328 صفحات ہیں۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

زیر نظر کتاب علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد کے ایم اسلامیات کے کورس کا حصہ ہے جیسا کہ صاحب کتاب لیکچرار ثناءاللہ حسین لکھتے ہیں:

> "مستشرقین نے اپنے خاص اہداف اور اغراض کے لیے قرآن کا مطالعہ کیا۔قرآن کریم سے متعلق مستشرقین کی غلط فہمیوں اور بدگمانیوں کا ازالہ ایک دینی فریضہ ہونے کے ساتھ ساتھ دعوت الی القرآن کا بھی ایک حصہ ہے۔اس مقصد کے تحت ایم اے علوم اسلامیہ کے نصاب میں اس کورس کا اضافہ کیا جارہاہے۔"[6]

کتاب ہذا لیکچرار ثناء اللہ حسین نے پروفیسر ڈاکٹر باقر خاکوانی کے تعاون خاص سے لکھی ہے۔اسے 9 یونٹس میں تقسیم کیا گیا ہے۔حواشی و حوالہ جات اور مصادر و مراجع کا اہتمام بھی کیا گیاہے۔کچھ یونٹس کے آخر پر مزید مطالعہ کے لیے کتب کی فہرست بھی پیش کی گئی ہے۔

پہلے یونٹ "قرآن کریم اور مستشرقین" میں استشراق کا مفہوم، لغوی اور اصطلاحی مفہوم، تاریخ استشراق، مستشرقین کی اقسام، مستشرقین کے اہداف اور مستشرقین اور قرآن کریم کے مابین تعلق کی کیفیت اور نوعیت پر بحث کی گئی ہے۔

یونٹ دوم قرآن مجید پر مستشرقین کے اعتراضات کا علمی و تنقیدی جائزہ" میں جارج سیل George Sale، منٹگمری واٹ William Montgomery Watt، آرتھر جیفری Arthur Jeffery، مارگولیتھ، اور دوسرے مستشرقین کے قرآن کریم پر اعتراضات کا علمی و تنقیدی جائزہ لیا گیاہے۔

یونٹ سوم "علوم القرآن پر مستشرقین کے اعتراضات کا علمی و تنقیدی جائزہ 1" میں جمع قرآن اور کتابتِ قرآن پر اعتراضات، قرآن کریم کی مختلف قراآتوں پر اعتراضات، معوذتین کی قرآنیات پر اعتراضات وغیرہ کا علمی و تنقیدی جائزہ لیا گیاہے۔

یونٹ چہارم "علوم القرآن پر مستشرقین کے اعتراضات کا علمی و تنقیدی جائزہ 2" میں علوم القرآن پر جارج سیل George Sale، منٹگمری واٹ William Montgomery Watt کے اعتراضات کے علاوہ نسخ قرآن، اعجاز القرآن، اور بعض قرآنی واقعات مثلاً بی بی مریمؑ کے والد کے نام اور فرعون کے وزیر یامان پر مستشرقین کے اعتراضات کا جائزہ لیا گیاہے۔

یونٹ پنجم "قرآن کریم کے متعلق مستشرقین کی مثبت آراء اور ان کے اثرات" میں جمع قرآن کریم پر ولیم میور اور چند اور مستشرقین کے اعتراف، میونخ یونیورسٹی جرمنی میں انتہائی اہم واقعہ اور قرآن کریم کے غیر معروف ہونے پر مستشرقین کی شہادتیں، اور مستشرقین کی ان مثبت آراء کے اثرات وغیرہ شامل ہیں۔باب کے آخر میں مزید مطالعہ کے لیے کتب تجویز کی گئی ہیں۔

یونٹ ششم "مطالعہ قرآن کریم کے حوالے سے مستشرقین کے اہم اسالیب" میں قرآنی موضوعات پر لکھنے والے چند اہم مستشرقین کے نام ممالک شرقیہ کے علمی ورثے کو مغرب میں منتقل کرنا، منشورات اور انداز تحقیق، اسلامی تصورات کو یورپی زبانوں میں منتقل کرنا، دائرہ المعارف الاسلامیہ و معاجم کی تالیف، تفسیر کے حوالے سے چند مستشرقین کے اسالیب کا جائزہ، دوائرہ المعارف میں قرآنی موضوعات کے سلسلے مستشرقین کا اسلوب اور منہج اور مجلات میں قرآن کریم سے متعلق مقالات شائع کرنا شامل ہیں۔

یونٹ ہفتم "مطالعہ قرآن کے حوالے سے مستشرقین کے اہداف کا تنقیدی جائزہ" میں قرآن کریم کے حوالے سے مستشرقین کے اہداف کا تنقیدی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔جس میں ایک یہ ہے کہ وہ افسانوی اور موضوع روایات کے ذریعے قرآنی اور اسلامی عقائد مشکوک اور مشتبہ بناتے ہیں اور وحی قرآنی کی روح اور شکل کو مسخ کرتے ہیں اور پھر آخر میں قرآن کریم کو آنحضرت ﷺ کی تصنیف قرار دیتے ہیں۔ان سب مذکورہ اہداف کا تنقیدی جائزہ اس یونٹ میں لیا گیاہے۔

یونٹ ہشتم "قرآنیات پر مستشرقین کی مؤلفات کا مختصر تعارف" میں قرآن کریم سے متعلق مستشرقین کی کیا اور کتنی کوششیں ہیں یہ معلوم کرنا ایک دشوار کام ہے کم از کم اردو میں اس سلسلے میں کوئی قابل ذکر مواد نہیں اس کتاب میں کچھ مختلف اور منتشر مواد سے استفادہ کیا گیاہے جسے اگرچہ مکمل نہیں کہا جاسکتا پھر بھی کسی حد تک مستشرقین کی قرآن سے متعلق تصنیفات کا کچھ احاطہ کیا گیاہے۔مستشرقین کے ناموں کے صحیح تلفظ کے لیے ساتھ ہی انگریزی نام بھی درج کر دیا گیاہے۔ان کی پیدائش اور سنین وفات کا بھی اہتمام کیا گیاہے۔جن کے بارے میں مؤلف کو کچھ معلوم نہیں ہو سکا وہاں س۔ن لکھ دیا گیاہے۔

یونٹ نہم "قرآنیات میں بعض مستشرقین کی خدمات اور ان کے اثرات" میں قرآن کریم پر سائنسی پہلوؤں سے مستشرقین کی تحقیقات اور خدمات، قرآن اور سائنس سے استفادہ، بعض مستشرقین کے اعترافات، قرآن کریم کے بارے میں بعض مستشرقین کی مثبت آراء اور آخر میں مزید مطالعہ کے لیے کتب کو شامل کیا گیاہے۔[7]

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

5۔اسلام اور مستشرقین

اس کتاب کے مصنف ڈاکٹر حافظ محمد زبیر ہیں۔ یہ کتاب پہلی بار اکتوبر 2014ء میں مکتبہ رحمۃ للعالمین لاہور سے شائع ہوئی۔ اس کے 203 صفحات ہیں۔

کتاب ہذا کی تالیف کا پس منظر بیان کرتے ہوئے مؤلف لکھتے ہیں:

> "راقم کو یونیورسٹی آف سرگودھا میں ایم فل علوم اسلامیہ کے طلباء کو اسلام اور مستشرقین کے نام سے ایک کورس پڑھانے کا اتفاق ہوا تو اس وقت مجوزہ کورس کے لیے ایک ریفرنس بک کی ضرورت کا شدید احساس پیدا ہوا۔ پس اس وقت سے اس موضوع پر مواد جمع کرنا شروع کیا تو ایک کتاب کی صورت بن گئی۔ اس کتاب کے مرتب کرنے کا ہرگز یہ مقصد نہیں ہے کہ جدید استشراق کی دو سو سالہ تحریک کے جملہ اعتراضات اور شبہات کا جواب دیا جائے ایسا کام تو اہل علم کی ایک جماعت کسی انسائیکلوپیڈیا کے ذریعے کر سکتی ہے۔"[8]

اس کتاب کو کل سات ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جن کا جامع تعارف درج ذیل ہے۔

باب اوّل "تحریک استشراق کا تعارف" میں استشراق کا معنی و مفہوم، استعراب، استغراب، مستشرق کا معنی و مفہوم، عصر حاضر میں مستشرق کی متبادل اصطلاحات، تحریک استشراق کا تاریخی پس منظر، تحریک استشراق کے اسباب و محرکات اور اہداف و مقاصد کو بیان کیا گیا ہے۔

باب دوم "قرآن اور مستشرقین میں" میں قرآن مجید کو ہدف بنانے والے مستشرقین مثلاً تھیڈور نولڈیکے (Theodor Noldeke) متوفی 1930ء، ولیم کلیر ٹسڈال (William Clair Tisdal) متوفی 1928ء، رچرڈ بیل (Richard Bell) متوفی 1952ء اور آرتھر جیفری (Arther Jeffery) متوفی 1959ء کے احوال قلم بند کیے گئے ہیں۔

باب سوم "مصادر قرآن اور مستشرقین" میں قرآن کریم کے مصادر پر اعتراض کرنے والے مستشرقین مثلاً رجس بلاشیے (Rigis Blacher) متوفی 1973ء، آرتھر جان آربری (Arther Arberry) متوفی 1969ء، جان ایڈورڈ وانس بارا (John Wassborough) متوفی 2002ء، ولیم منٹگمری واٹ (William Montgomery Watt) متوفی 2006ء، جان برٹن (Jhon Burton)، اور ابن وراق (Ibn Warraq) کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں زیر نظر باب میں قرآن کریم پر مندرجہ ذیل اعتراضات کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔

- قرآنی نص پر مستشرقین کے اعتراضات
- کہانت کا بہتان
- خطائے حس کا الزام
- خود کلامی اور کلام نفسی کا اعتراض
- اجتماعی لاشعور کی تعبیر، قدیم مصاحف میں کمی بیشی کا دعویٰ
- غیر عربی ہونے کا الزام
- رسم قرآنی پر اعتراض

اسی باب میں حدیث اور مستشرقین پر بات کی گئی ہے۔ حدیث کے بارے میں مستشرقین کے چار رویے مثلاً دور تشکیک، تشکیک کے خلاف رد عمل، درمیانی راہ کی تلاش، تشکیک جدید اور حدیث مبارکہ پر اعتراض کرنے والے مستشرقین (اجناس گولڈ زیہر Ignas Goldziher متوفی 1921ء، جوزف شاخت Josef Schacht متوفی 1929ء، نابیہ ایبٹ Nabia Abbot متوفی 1981ء، جیمز روبسن James Robson) کا تعارف کرایا گیا ہے اور ان کے اعتراضات کا رد بھی پیش کیا گیا ہے۔

چوتھے باب "سیرت اور مستشرقین" میں پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں قرون وسطیٰ اور دورِ جدید کے مغربی سکالرز کا مؤقف بیان کیا گیا ہے۔ ان میں ایلائس سپرنگا (Aloys Sprenger) متوفی 1893ء، ولیم میور (William Muir) متوفی 1905ء، صموئیل مارگولیتھ (Samuel Margoliouth)، اور ولیم

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

منٹگمری واٹ(William Montgomery Watt)متوفی2006ء قابل ذکر ہیں۔

پانچویں باب "تاریخ اور مستشرقین" میں رینالڈ نکلسن(Reynold A.Nicholson)متوفی1945ء، کارل بروکلمان(Carl Brockelmann)متوفی 1956ء، فلپ خوری ہٹی(Philip Khuri Hitti)متوفی1978ء، ایچ اے آر گب(H.A.R Gibb)متوفی1971ء اور برنارڈ لیوس(Bernard Lewis)کے اشکالات کا علمی مباحثہ کیا گیا ہے۔

چھٹے باب "فقہ اسلامی اور مستشرقین" میں ڈنکن میکڈونلڈ(Duncan Macdonald)متوفی1943ء، بیگش ٹریسا(Gotthelf Bergsrrasser) متوفی1933ء، جوزف شاخت(Joseph Schacht)متوفی1929ء اور نورمن کولڈر(Norman Calder)متوفی1997ء کی مختصر سوانح اور فقہ پر ان کے اعتراضات کا جائزہ لیا گیا ہے۔

ساتویں باب "مستشرقین کے مؤسسات اور انسائیکلوپیڈیاز" میں مستشرقین کی مؤسسات، ذرائع ابلاغ، اور تحقیقی مجلات کے علاوہ درج ذیل انسائیکلوپیڈیاز کا تعارف کرایا گیا ہے۔

1. انسایکلوپیڈیا آف اسلام
2. انسائیکلوپیڈیا آف قرآن
3. انسائیکلوپیڈیا اسلامیکا
4. انسائیکلوپیڈیا آف اسلام اینڈ مسلم ورلڈ
5. انسائیکلوپیڈیا ایرانیکا
6. پرنسٹن انسائیکلوپیڈیا آف اسلامک پولیٹیکل تھاٹ
7. انسائیکلوپیڈیا آف اسلامک سول لائیزیشن
8. آکسفورڈ انسائیکلوپیڈیا آف اسلامک ورلڈ
9. آکسفورڈ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام اینڈ پالیٹکس
10. آکسفورڈ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام اینڈ ویمن[9]

6۔ فکر استشراق اور عالم اسلام میں اس کا اثر و نفوذ

مذکورہ کتاب کے مصنف ڈاکٹر محمد شہباز منج (اسسٹنٹ پروفیسر سرگودھا یونیورسٹی) ہیں۔ مذکورہ کتاب پہلی بار 2016ء میں مکتبہ دار العلوم المحمدیہ لاہور سے شائع ہوئی۔ اس کے 365 صفحات ہیں۔

کتاب ہذا میں اہل مغرب خصوصاً مستشرقین کی مساعی اور فکر و مطالعات کا تعارف اور عالم اسلام میں اسکے اثر و نفوذ کی وضاحت پیش کی گئی ہے۔ زیر نظر کتاب کل چار ابواب پر مشتمل ہے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

پہلے باب "استشراق اور مستشرقین: تعارف اور تاریخ واہداف" میں مستشرق اور استشراق کے لغوی اور اصطلاحی معنی، اسباب اور تاریخی پس منظر، آغاز وارتقاء اور اغراض ومقاصد پر بحث کی گئی ہے۔

دوسرے باب "استشراقی فکر و مطالعاتِ اسلام اور ان کی نوعیت" میں استشراقی کام کی مختلف جہات، اساسی اسلامی عقائد و تصورات پر نقد، تجدد، تشکیک اور تحقیر تہذیب اسلامی اور استشراقی فکر و مساعی اور اہل اسلام کا رویہ پر بحث کی گئی ہے۔

تیسرے باب "عالم اسلام میں استشراقی اثر و نفوذ" میں اہل اقتدار اور طبقہ اُمراء، جدید تعلیم یافتہ دانشور اور سکالرز، مفسرین اور ان کے متبعین کے عناوین پر بحث کی گئی ہے
۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

زیر نظر کتاب کے آخری باب "استشراق، تجدد اور راسخ العقیدگی: چند اثرات و معروضات" میں استشراق اور تجدد کی محدود کامیابی اور اس کا سبب، راسخ العقیدگی کے مقابلے میں تجدد کی ناکامی اور اس کا سبب اور استشراقی تجدد کے لیے سبق پر بحث کی گئی ہے۔[10]

7۔ دفاع اسلام اسلام پر کفار کے اعتراضات اور ان کے جوابات

کتاب ہذا کے مصنف مولانا امداد اللہ انور ہیں۔ اسے پہلی بار اپریل 2013ء میں مولانا امداد اللہ انور دار المعارف ملتان نے شائع کیا۔ اس کے 979 صفحات ہیں۔

خاتم الانبیاء ﷺ کی بعثت کا مقصد دنیا بھر میں دین حق کو تمام دینوں پر غالب کرنا تھا اور کتاب ہدیٰ یا دین حق سے مراد دین اسلام ہے اور یہی اسلام عند اللہ محبوب اور مقصود ہے۔ اور دین اسلام صرف قرآن و حدیث میں بند ہے اور کتاب و سنت کے سوا کسی بھی دوسری چیز کو ماننے یا عمل کرنے سے خالق کائنات نے منع فرمایا ہے اور یہی دو اصول ہیں جن کی پیروی ہر مسلمان اور ذی شعور انسان کے لیے لازمی ہے اور نبی ﷺ کے بعد علماء ہی اس دین حق کے وارث ہیں کہ وہ دین کو لوگوں تک پہنچائیں اور پہنچانے کے بعد اسلام پر ہونے والے اعتراضات کا احسن طریقے سے جواب دے کر اسلام کا دفاع کریں۔ زیر تبصرہ کتاب میں بھی اسلام پر کفار کے ہونے والے اعتراضات کو بیان کر کے ان کے جواب دیے گئے ہیں اس کتاب میں چار ابواب یا اس کی تقسیم چار حصوں میں کی جا سکتی ہے پہلے باب میں ذات باری تعالی سے متعلقہ اعتراضات و جوابات اور دیگر تفصیل کو، دوسرے میں ملائکہ و شیاطین سے متعلقہ اعتراضات و جوابات کو، تیسرے میں انبیاء کرامؑ سے متعلقہ اعتراضات و جوابات کو، چوتھے میں نبی ﷺ سے متعلقہ اعتراضات و جوابات کو، پانچویں میں معجزات رسول ﷺ سے متعلقہ اعتراضات و جوابات کو، چھٹے میں صحابہؓ سے متعلقہ اعتراضات و جوابات کو، ساتویں میں قرآن مجید سے متعلقہ اعتراضات و جوابات کو، آٹھویں میں حدیث رسول ﷺ سے متعلقہ اعتراضات و جوابات کو، نویں میں مذہب اسلام سے متعلقہ اعتراضات و جوابات کو، دسویں میں عبادات اسلامیہ سے متعلقہ اعتراضات و جوابات کو، گیارہویں میں ذبائح اور قربانی سے متعلقہ اعتراضات و جوابات کو، بارہویں میں جہاد اسلام سے متعلقہ اعتراضات وجوابات کو، تیرہویں میں تعدد ازواج سے متعلقہ اعتراضات و جوابات کو، چودھویں میں خواتین کے حقوق سے متعلقہ اعتراضات و جوابات کو، پندرہویں میں اسلامی سزاؤں سے متعلقہ اعتراضات و جوابات کو، سولہویں میں توبہ و استغفار سے متعلقہ اعتراضات و جوابات کو، سترہویں اور اٹھارویں میں عالم برزخ اور قیامت سے متعلقہ اعتراضات وجوابات کو، انیسویں میں جنت، جہنم سے متعلقہ اعتراضات و جوابات کو اور آخر میں متفرق مسائل سے متعلقہ اعتراضات و جوابات کو بیان کیا گیا ہے۔ حوالہ جات سے کتاب کو مزین کیا گیا ہے۔ کتاب کا اسلوب نہایت عمدہ، سادہ اور عام فہم ہے۔ یہ کتاب "دفاع اسلام، اسلام پر کفار کے اعتراضات اور ان کے جوابات" مولانا امداد اللہ انور کی تالیف کردہ ہے۔ آپ تصنیف و تالیف کا عمدہ شوق رکھتے ہیں، اس کتاب کے علاوہ آپ کی درجنوں کتب اور بھی ہیں۔[11]

8۔ سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات کا جائزہ

اس کتاب کے مصنف ڈاکٹر محمد شمیم اختر قاسمی ہیں۔ یہ کتاب پہلی بار مارچ 2017ء میں مکتبہ قاسم العلوم لاہور سے شائع ہوئی۔ اس کے 281 صفحات ہیں۔

زیر نظر کتاب کا بیش تر حصہ ملک و بیرون ملک کے موقر رسائل و جرائد (ششماہی جہات الاسلام، لاہور، پاکستان، جولائی-دسمبر 2008ء، ماہنامہ ترجمان القرآن، لاہور، مئی 2010ء، ماہ نامہ دار العلوم دیوبند، ستمبر-اکتوبر 2010ء، وجنوری 2011ء، ماہنامہ تہذیب الاخلاق، علی گڑھ، دسمبر 2010ء، ماہ نامہ القاسم، اکوڑہ خٹک، پاکستان، اکتوبر-نومبر 2010ء، ماہنامہ ترجمان دار العلوم، نئی دہلی، جنوری-مارچ 2011ء ششماہی عالمی السیرۃ، پاکستان، فروری 2011ء، سہ ماہی مطالعات، دہلی، جولائی-ستمبر 2011ء، ماہنامہ معارف قاسم، دہلی، فروری-مارچ 2012ء) میں شائع ہو چکا ہے۔

کتاب کے پہلے باب سیرت نبوی ﷺ پر اعتراضات کا تاریخی جائزہ" میں عہد نبوی سے لے کر عصر حاضر تک سیرت رسول ﷺ پر جس طرح کے اعتراضات کیے گئے ہیں، اسے تاریخی تسلسل کے ساتھ بالاختصار بیان کیا گیا ہے اور اس فرق کو بھی واضح کیا گیا ہے کہ عہد نبوی ﷺ میں کفار اور مشرکین اور یہود و نصاریٰ نے جو اعتراضات کئے وہ زیادہ تر جہالت پر مبنی ہیں، اس کے برعکس بعد میں جو اعتراضات کیے گئے ہیں اور جس کا سلسلہ ہنوز جاری ہے۔

دوسرے باب "وحی اور اس کی کیفیت نزول" کے تحت بعض مشہور اعتراضات کو مستند حوالوں اور آثار و قرائن کی روشنی میں بے نقاب کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ وحی کی ضرورت، وحی کی حقیقت، وحی کے لغوی معنی و مفہوم، وحی اور الہام میں فرق، وحی کی اہم صورتیں، کلام بالوحی، وحی قلبی، وحی ملکی، وحی خاص کی قسمیں، وحی متلو، وحی غیر متلو، حدیث قدسی، نزول وحی کے طریقے، قرآن لفظاً اور معناً وحی الٰہی ہے، نبی ﷺ پر وحی کا آغاز خواب کی حالت میں کیوں ہوا؟ نزول وحی کے وقت آپ کی کیفیت، کیا نبی ﷺ کو اپنی نبوت کے بارے میں شک تھا؟ (اس میں ولیم میور کے اعتراضات کا رد کیا گیا ہے)، کیا اس کیفیت کا تعلق مرگی سے ہے، کیا نزول وحی میں آپ کی خواہش کا

دخل تھا؟، انبیاء وسابقین پر بھی وحی آتی تھی، کیا قرآن کا تعلق خواب سے ہے؟ مباحث کو دوسرے باب میں شامل کیا گیا ہے۔

باب سوم "کیا قرآن کریم حضرت محمد ﷺ کی تصنیف ہے ؟" میں درج ذیل مباحث کو شامل کیا گیا ہے۔ قرآن مجید اللہ کی نازل کردہ کتاب ہے، قرآن کا دعویٰ کہ وہ کلام الٰہی ہے، قرآن کا چیلنج پوری دنیا اور قیامت تک کے لیے ہے، قرآن کو کلام الٰہی سمجھنے کے باوجود قرآن کا بدل تیار نہ کر سکے، قرآن نے کفار مکہ کے دلوں کی دنیا بدل دی، قرآن مجید حضور ﷺ کا کلام ہوتا تو اس میں ان کی گرفت نہ ہوتی، عرب کے ماحول میں قرآن کی تصنیف ناممکن تھی، یک بارگی قرآن کے نازل نہ ہونے سے کلام الٰہی کی نفی نہیں ہوتی، قرآن ایک عظیم معجزہ اور جملہ علوم وفنون کا مجموعہ ہے، قرآن کریم آج تک تحریف و تبدیل سے پاک ہے، تحریف قرآن کی تمام کوششیں ناکام ہوں گی۔

چوتھے باب میں درج ذیل مباحث کو شامل کیا گیا ہے۔ معجزات بے وجہ رونما نہیں ہوتے، انبیائے سابقین اور معجزات، انبیاء سابقین کے بعض معجزات، حضور ﷺ کے معجزات کو بھی تسلیم کرنا چاہیے، حضور ﷺ کو مختلف طبائع کے لحاظ سے معجزات عطا کیے گئے، حضور ﷺ کے معجزات کی نوعیت، معجزات نبوی ﷺ کی تعداد، معجزات نبوی ﷺ کی قسمیں، حضور ﷺ کے بعض اہم معجزات، حضور ﷺ کی امیت، معجزہ شق القمر، شق صدر یا شرح صدر، اشیاء خور دونوش میں اضافہ، شفائے امراض، پیشین گوئیاں۔

"معراج نبوی ﷺ کی حقیقت"، پانچویں باب میں درج ذیل مباحث کو شامل کیا گیا ہے۔ بعض انبیاء سابقین کے واقعات معراج، معراج نبوی ﷺ معترضین کی نظر میں، انبیاء کرام کو معراج کیوں کرائی جاتی ہے؟، معراج نبوی ﷺ کی تمہید، قرآن میں نبی ﷺ کی معراج کا ذکر، معراج نبوی ﷺ کی تفصیل احادیث کی روشنی میں، معراج سے نصیحت حاصل کریں، اس واقعہ پر کفار اور مشرکین کا رد عمل، مسلمانوں پر اس واقعہ کا اثر، واقعہ معراج کب پیش آیا؟، معراج کی روایتیں اور ان کے راوی، معراج جسمانی تھی یا روحانی، اسراء و معراج ایک ہی واقعہ ہے یا الگ الگ، معراج کے انعامات، امامت انبیاء کا واقعہ کب پیش آیا؟، معراج کے بعض واقعات اور مشاہدات کی حکمتیں، منکرین معراج کا حکم۔

باب ششم "کیا نبی ﷺ نئے مذہب کے بانی تھے ؟" میں درج ذیل مباحث کو شامل کیا گیا ہے۔ دین اسلام کی مقبولیت پر اعتراضات، سابقہ آسمانی کتابوں میں بعثت نبوی ﷺ کا ذکر، آیت قرآنی سے اس بشارت کی تائید، اس بشارت کے دور رس اثرات، نبی ﷺ نے کس دین کی تبلیغ کی؟، دین تو یکساں رہا، شریعت بدلتی رہی، بعض انبیاء کو بعض پر فضیلت، سارے انبیاء لائق تعظیم ہیں۔

باب ہفتم "کیا تعلمات نبوی ﷺ پر مسیحیت کا اثر ہے؟" کے مباحث درج ذیل ہیں۔ مکہ کے ماحول میں تعلیم کا حصول ممکن نہ تھا، حضور ﷺ کی امیت کے دلائل، کفار مکہ نے راہبوں سے علمی استفادہ کا الزام نہیں لگایا، شام کے تجارتی سفر کا پس منظر، حضور ﷺ کے تجارتیاسفار صحیح تناظر میں، شام کا دوسرا سفر اور نسطورا سے ملاقات کی اصلیت، ان واقعات کا کمزور پہلو، غیر معمولی باتوں کا اثر آپ ﷺ پر کیوں نہیں ہوا؟ آیات قرآنی سے واقعہ کی تغلیط، علماء اور محدثین کے نزدیک تجارتی اسفار اور حدیث کی حقیقت، مستشرقین کے دعویٰ کی کمزوری۔

باب ہشتم "رسول اللہ ﷺ کے غزوات اور ان کے محرکات" میں درج ذیل مباحث کو شامل کیا گیا ہے۔ ہجرت مدینہ پر رد عمل، میثاق مدینہ کے ذریعہ مدینہ کے داخلی انتشار کا انسداد، قریش کی دھمکی، ارد گرد کے قبائل میں قریش مکہ کی پوزیشن مستحکم تھی، زیارت خانہ کعبہ کے لیے مسلمانوں پر پابندی، مسلمانوں کے لیے مدافعانہ جنگ کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا، قریش مکہ کی جانب سے حملہ کی پہل، قریش کی جنگی کارروائیوں کا پتہ لگانا، غزوہ بدر کے اسباب، ابوسفیان کے ذریعہ مسلمانوں پر دوبارہ حملہ کی پہل، بنو قینقاع کی معاہدہ شکنی اور اس کا انجام، غزوۂ احد، مدینہ سے بنو نضیر کا اخراج، غزوۂ خندق میں قریش کے اتحادیوں کی شکست، بنی قریظہ کی غداری کا انجام، صلح حدیبیہ فتح مبین، فتح خیبر کے بعد یہودیوں کے فتنہ سے نجات ملی، غزوۂ موتہ، فتح مکہ: مسلمانوں کی کامیابی کا شاندار مظاہرہ، معرکہ حنین میں مسلمانوں کی کامیابی، روم کے عیسائیوں سے معرکہ آرائی۔

باب نہم "الغرانیق العلی کا افسانہ" میں واقعہ غرانیق سے مستشرقین کی دلچسپی، سورۃ نجم کب نازل ہوئی؟، کیا سورۃ حج اور سورۃ بنی اسرائیل کی آیتوں سے اس کی تائید ہوتی ہے؟، کیا سورۃ النجم کی آیتوں سے اس کی تصدیق ہوتی ہے؟، سورۃ کا اختتام بھی دل دہلا دینے والا ہے، اضافی جملے بے جوڑ ہیں، واقعہ صحیح ہوتا تو تفصیلات میں تضاد نہ ہوتا، اس واقعہ کے ناقابل تسلیم ہونے کے مزید دلائل کے مباحث کو شامل کیا گیا ہے۔

باب دہم "تعدد ازدواج کا مسئلہ" میں تعدد ازدواج اور انبیائے سابقین، مختلف مذاہب میں تعدد ازدواج، قدیم ہندوستان میں تعدد ازدواج، اسلام میں تعدد ازدواج کی

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

اجازت، اس رخصت کے اثرات اور فوائد، حضور ﷺ کی ازدواجی زندگی، کثرت ازدواج کا سبب اصحاب کی دل جوئی تھا، اسلام کی توسیع اور عداوتوں کا خاتمہ، حضور ﷺ کی زندگی کا ہر گوشہ امت کے سامنے آنا بھی ضروری تھا، اقتدار کے نشہ نے آپ ﷺ کو تعدد ازدواج پر نہیں ابھارا، تعدد ازدواج بعض صورتوں میں شدید ضرورت بن جاتی ہے، تعدد ازدواج کی ممانعت عورتوں کے حق میں بھی ظلم ہے، اسلام کے تعدد ازدواج کی اہمیت کا اعتراف، مسلمان دوسری قوموں کی نہ نسبت تعدد ازدواج پر عمل کم ہی کرتے ہیں، مباحث شامل ہیں۔

گیارھویں باب "نکاح زینب کی حقیقت" میں حضرت زید اور حضرت زینب کے ساتھ نکاح، میاں بیوی کی کشیدگی، محمد ﷺ پر اس کشیدگی کا اثر، عرب معاشرے میں منھ بولے بیٹے کی حیثیت، حضور ﷺ کا ارادہ نکاح نہ ظاہر کرنے کی ایک اور وجہ، حضرت زینب کا حضور ﷺ سے نکاح، نبی ﷺ کے لیے نکاح کا پیغام لے کر زید ہی کیوں گئے؟، اس نکاح کا ایک اور فائدہ، حضور ﷺ کے لیے حضرت زینب سے ملاقات کے مواقع، نکاح زینب کے دوررس اثرات، کے مباحث شامل ہیں۔[12]

9۔حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم (حقیقت،اعتراضات اور تجزیات)

مذکورہ کتاب کے مصنف ڈاکٹر محمد ادریس زبیر ہیں۔ مذکورہ کتاب پہلی بار جنوری 2013ء میں الہدیٰ پبلی کیشنز، اسلام آباد سے شائع ہوئی۔ اس کے 304 صفحات ہیں۔
مصنف مذکور مشہور ادارے "دار الہدیٰ اسلام آباد" کی صدر ڈاکٹر فرحت ہاشمی کے خاوند ہیں۔ یہ ادارہ عورتوں کی دینی تعلیم وتربیت کے لیے کوشاں ہے۔ آپ کا تعلق ملتان سے ہے۔ آپ نے درس نظامی مکمل کرنے کے بعد ایم اے عربیک کا امتحان یونیورسٹی آف پنجاب لاہور سے پاس کیا۔ 1983ء میں اسلامک انٹر نیشنل یونیورسٹی اسلام آباد کے کلیۃ الدین ادارے سے وابستہ ہوگئے۔ آپ نے حصول علم کے لیے گلاسگو یونیورسٹی سے علم حدیث میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ آپ نے بہت سے کتب تالیف کیں زیر نظر کتاب ان میں سے ایک ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے حدیث کا تعارف، سنت کا تعارف، تعلیم حدیث منہج اور وسائل، مذاہب اور حدیث نبوی ﷺ، بدعت کا مفہوم، صحابہ کا حدیثی منہج، صحابہ کرام سے متعلق بعض غلط رجحانات، تدوینِ حدیث، تدوین حدیث کی تاریخ، تدوین حدیث کے مراحل، بنوامیہ کے دور میں تدوین حدیث، بنو عباس کے دور میں تدوین حدیث، اوائل دور میں تالیف کی گئی کتب حدیث، حدیث کی معنوی روایت پر اعتراض اور اس کا جائزہ، تحقیق حدیث کا طریقہ، علم مصطلح الحدیث کی تاریخ، اہل سنت اور اہل تشیع میں بنیادی فرق، تدوین حدیث پر مستشرقین اور منکرین حدیث کے اعتراضات کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔[13]

10۔امام ابن شہاب زہری اور ان پر اعتراضات کا تحقیقی جائزہ

مذکورہ کتاب کے مصنف حافظ محمد عبد القیوم لیکچرر شیخ زاہد اسلامک سنٹر ہیں۔ مذکورہ کتاب پہلی بار جون 2006ء پروفیسر ڈاکٹر جمیلہ شوکت ڈائریکٹر شیخ زاہد اسلامک سنٹر جامعہ پنجاب لاہور سے شائع ہوئی۔ اس کے 121 صفحات ہیں۔

یہ کتاب حافظ عبد القیوم لیکچرار شیخ زاید اسلامک سینٹر کی تحقیقی کاوش ہے۔ یہ کتاب شہزاد سلیم کا المورد میں شائع کردہ مضمون کے جواب میں لکھی گئی جس میں انہوں نے مستشرقین کا اتباع کرتے ہوئے امام محمد بن مسلم ابن شہاب زہری پر وہی اعتراضات کیے جو کہ مستشرقین نے امام زہری پر کیے۔ جیسا کہ صاحب کتاب اس کتاب کا سببِ تالیف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "اس کتاب کا باعث جناب جاوید احمد کے ادارہ المورد سے وابستہ جناب شہزاد سلیم کا انگریزی مضمون تھا جو مجلہ Renaissance فروری 2000ء میں شائع ہوا۔ میرا ارادہ تھا کہ اس مضمون کا چند صفحات میں تحقیقی جائزہ لیا جائے مگر جب یہ مضمون لکھنے لگا تو طویل ہوتا گیا جو اس وقت کتابی صورت میں آپ کے ہاتھوں میں ہے۔"[14]

اس کتاب کو کل تین ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ باب اوّل میں امام ابن شہاب الزہری کا نام ونسب، خلقیہ اور خُلقیہ صفات، تحصیل علم، امام زہری کی خدماتِ علم حدیث، امام زہری کے اساتذہ اور تلامذہ، تصانیف، علمائے معاصرین ومتاخرین اور علمائے جرح وتعدیل کی امام زہری کے بارے میں آراء کو شامل کیا گیا ہے۔
باب دوم امام زہری اور جدید مسلم محققین میں تدلیس، مدلس، امام زہری اور مدلس روایات، مرسل روایات اور ان کے احکام وحجیت، حجیت مراسیل اور امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کی آراء، مراسیل امام زہری کی حقیقت، ادراج اور اس کی حقیقت، امام زہری اور تشیع، معترضین کے فکری مغالطوں کا جائزہ، امام زہری پر طعن کے اسباب پر بحث کی ہے۔
آخری باب امام زہری اور گولڈ زیہر میں گولڈ زیہر کے اعتراضات، امام زہری اور خلفائے بنوامیہ، قبۃ الصخرہ کی تعمیر کا مقصد، ابراہیم بن ولید اور روایت حدیث، امام

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

زہری اور مکاتبتِ حدیث، امام زہری اور اموی خلفاء، گورنر حجاج اور امام زہری ، امام زہری اور منصب قضاء وغیرپر سیر حاصل گفتگو کی ہے۔[15]

11۔ صحیح بخاری پر اعتراضات کا علمی جائزہ

اس کتاب کے مصنف فضیلۃ الشیخ حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ ہیں۔ یہ کتاب پہلی جنوری 2008ء میں مکتبہ اسلامیہ لاہور سے شائع ہوئی۔ اس کے 125 صفحات ہیں۔

دورِ تابعین میں بعض ایسے بدعتی بھی پیدا ہوئے جنھوں نے اپنی بدعات کی وجہ سے بعض صحیح احادیث کا انکار کیا اور پھر یہ فتنہ بڑھتا ہی گیا۔ مشہور عربی امام شافعی اور دیگر محدثین نے اس فتنے کی سرکوبی کی، ہر میدان میں ایسے بدعتیوں کو شکست دی جو صحیح احادیث کا انکار کرتے تھے

دورِ جدید میں انکار حدیث کرنے والے لوگ کئی منظم گروہوں کی شکل میں کام کر رہے ہیں کبھی مستشرقین اور کبھی منکرین حدیث کی صورت میں سرگرم عمل ہیں۔ کبھی صحیح بخاری پر حملے کرتے ہیں تو کبھی صحیح مسلم پر، کبھی حدیث اور محدیثین کو عجمی سازش کہتے ہیں اور کبھی صحیح احادیث کو خلاف قرآن باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ لوگ قرآن کو بلا رسول ﷺ سمجھنے کے منہج پر گامزن ہیں۔

مؤلف نے زیر نظر کتاب میں بعض منکرین حدیث اور مستشرقین کے صحیح بخاری پر اعتراضات کے جوابات دیے ہیں، یہ جو اعتراضات کا رد اس کتاب میں پیش کیا گیا ہے یہ پہلے ہی ماہنامہ الحدیث (حضرو) میں شائع ہو چکے ہیں۔ یہ کتاب اصل میں ڈاکٹر شبیر احمد کی کتاب "اسلام کے مجرم" کے جواب میں لکھی گئی ہے۔ جس میں انہوں نے صحیح بخاری پر حملہ کیا اور بعض احادیث پر اعتراض کیا۔

اس کتاب میں صحیح بخاری پر منکرین حدیث کے حملے اور کا جواب، امام بخاری اور صحیح بخاری کا تعارف، بریلویوں، دیوبندیوں اور احناف کے نزدیک صحیح بخاری کا مقام، صحیح بخاری پر منکرین کے حملے، ہشام بن عروہ پر بعض الناس کی جرح اور اس کا جواب، صحیح بخاری کی چند احادیث اور منکرین حدیث وغیرہ پر بحث کی گئی ہے۔[16]

12۔ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مغرب کی شرانگیزیاں

مذکورہ کتاب کے مصنف محمد متین خالد ہیں۔ مذکورہ کتاب پہلی بار 2012ء میں علم و عرفان پبلشرز لاہور سے شائع ہوئی۔ اس کے 595 صفحات ہیں

اسلام میں عقیدہ توحید کے بعد دوسرے نمبر پر عقیدہ رسالت (ﷺ) پر ایمان لانا بہت ضروری ہے مسلمانوں پر لازم ہے کہ تمام پیغمبروں پر ایمان لائیں ان کا ادب واحترام کریں اور پھر نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ پر ایمان لانے کے بعد ان کی اطاعت کریں اور آپ کی جملہ امور میں پیروی بھی کریں سید الانبیاء حضرت محمد مصطفی ﷺ سے محبت وعقیدت مسلمان کے ایمان کا بنیادی جز ہے اور کسی بھی شخص کا ایمان اس وقت تک مکمل قرار نہیں دیا جا سکتا جب تک رسول اللہ ﷺ کو تمام رشتوں سے بڑھ کر محبوب ومقرب نہ جانا جائے۔ فرمانِ نبوی ﷺ ہے تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک اسے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ماں، باپ، اولاد اور باقی سب اشخاص سے بڑھ کر محبت نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ امت مسلمہ کا شروع دن سے ہی یہ عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی سے محبت و تعلق کے بغیر ایمان کا دعویٰ باطل اور غلط ہے۔ ہر دور میں اہل ایمان نے آپ ﷺ کی شخصیت کے ساتھ تعلق ومحبت کی لازوال داستانیں رقم کیں۔ اور اگر تاریخ کے کسی موڑ پر کسی بدبخت نے آپ ﷺ کی شان میں کسی بھی قسم کی گستاخی کرنے کی کوشش کی تو مسلمانوں کے اجتماعی ضمیر نے شتم رسول ﷺ کے مرتکبین کو کیفر کردار تک پہنچایا۔ چند سال قبل ڈنمارک ناروے وغیرہ کے بعض آرٹسٹوں نے جو آپ ﷺ کی ذات گرامی کے بارے میں خاکے بنا کر آپ ﷺ کا مذاق اڑایا۔ جس سے پورا عالم اسلام مضطرب اور دل گرفتہ ہوا تو نبی کریم ﷺ سے عقیدت ومحبت کے تقاضا کو سامنے رکھتے ہوا اہل ایمان سراپا احتجاج بن گئے اور سعودی عرب نے جن ملکوں میں یہ نازیبا حرکت ہوئی ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا۔ زیر تبصرہ کتاب ''ناموس رسالت ﷺ کے خلاف مغرب کی شرانگیزیاں'' محمد متین خالد صاحب کی تصنیف کردہ ہے جس میں انہوں نے گستاخانِ رسول سے نپٹنے کے لیے اس بات کو اجاگر کیا ہے کہ اگر مسلمان ممالک کے حکمران صرف ایک دن کے لیے ان لمبی زبانوں اور خاکے بنانے والوں کے ممالک سے معاشی بائیکاٹ کرتے تو دشمن بغیر کسی جنگ کے ہار جاتا اور یہ سب اپنے کرتوں سے باز آجاتے۔ بحر حال حکومتی سطح پر کچھ کرنے کی بجائے عام غیور مسلمانوں کو زیر نظر سطور میں انفرادی سطح پر علاج سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اللہ تعالی ان کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور اسلام دشمن قوتوں کی تمام سازشوں سے امت مسلمہ کو محفوظ رکھے۔[17]

13۔ متون حدیث پر جدید ذہن کے اشکالات ایک تحقیقی مطالعہ

کتاب ہذا کے مصنف ڈاکٹر محمد اکرم ورک ہیں۔ اسے پہلی بار فروری 2012ء میں الشریعہ اکیڈمی، ہاشمی کالونی، کنگنی والا گوجرانوالہ نے شائع کیا۔ اس کے 514 صفحات ہیں۔

کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ دینِ اسلامی کے بنیادی مآخذ ہیں۔ جن کی تعلیمات وہدایات پر عمل کرنا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ قرآن مجید کی طرح حدیث بھی دینِ اسلام میں ایک قطعی حجت ہے۔ کیونکہ اس کی بنیاد بھی وحی الٰہی ہے۔ احادیث رسول ﷺ کو محفوظ کرنے کے لیے کئی پہلوؤں اور اعتبارات سے اہل علم نے خدمات انجام دیں۔ اور جن لوگوں نے احادیث پر اشکالات کے تیر برسائے ہیں ان کا ازالہ کرنے میں سے بہت سے علماء اور محدثین نے سعی کی ہے۔ زیر تبصرہ کتاب ''متون حدیث پر جدید ذہن کے اشکالات - ایک تحقیقی مطالعہ '' میں فاضل محقق ڈاکٹر محمد اکرم ورک نے منکرین حدیث، مستشرقین اور جدید پسندوں کے اعتراضات، شبہات کا خالصتاً تحقیقی انداز میں جائزہ لینے کی کوشش کی ہے۔ اس کتاب میں ذخیرۂ حدیث کی حفاظت و استناد سے متعلق روایات، حفاظت قرآن سے متعلق روایات، سیاست و قضا سے متعلق روایات، انبیاء کی سیرت سے متعلق روایات، عقل عام اور مشاہدہ سے ظاہری تعارض پر مبنی روایات کو جمع کیا ہے۔ یہ تصنیف منکرین حدیث کے شکوک شبہات کو دور کرنے کے لیے اور منکرین حدیث کے لیے کھلی تلوار ہے۔ پرفتن دور میں اپنے آپ کو ذہنی انتشار سے محفوظ رکھنے کے لیے اس کتاب کا مطالعہ انتہائی ضروری ہے۔[18]

14۔ امہات المؤمنین اور مستشرقین

مذکورہ کتاب کے مصنف پروفیسر ظفر علی قریشی ہیں۔ مذکورہ کتاب پہلی بار اپریل 2010ء میں ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور سے شائع ہوئی۔ اس کے 257 صفحات ہیں زیر نظر کتاب پروفیسر ظفر علی قریشی (اسلامیہ کالج لاہور) کی انگریزی تصنیف "پرافٹ محمدؐز وائیوز اینڈ اورینٹلسٹس" کا اور اردو ترجمہ ہے۔ اس کے ترجمہ و تدوین میں پروفیسر محمد رفیق چوہدری، ڈاکٹر اکرام الحق اور اشرف قدسی کی کاوشوں کا اہم حصہ ہے۔ اس کتاب میں متعلقہ آیات کریمہ کا ترجمہ امام احمد رضا خان بریلوی کے ترجمہ قرآن پاک موسومہ "کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن" سے منقول ہے۔ پروفیسر ظفر علی قریشی نے بہت ہی محنت سے یہ کتاب رقم کی۔ جیسا کہ محمد حفیظ البرکات شاہ 'عرض ناشر' میں لکھتے ہیں:

> "پروفیسر مرحوم نے اپنی تصنیف کی تحریر و تکمیل میں سال ہا سال صرف کر دیئے۔ ازاں بعد وہ نبی اکرم ﷺ کی بے پایاں رحمتوں کو اپنے دامن میں سمیٹ کر اس دار فانی سے رخصت ہو گئے۔"[19]

مختلف مستشرقین حد درجہ متعصب ہونے کے ساتھ پیغمبر اسلام ﷺ کی حیاتِ طیبہ سے متعلق کم علمی کا شکار بھی تھے۔ ان کی پیدا کردہ غلط فہمیوں کا ارتداد اس کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔

زیر نظر کتاب چھ ابواب پر محیط ہے۔ اس میں فاضل مصنف نے آپ ﷺ کی حیات طیبہ کے کثیر الازواجیت کے پہلو کو مرکزی موضوع منتخب کیا ہے اور اپنے نقطۂ نظر کو متعدد حوالہ جات سے واضح کیا ہے۔

حضور ﷺ کی شانِ اقدس کو کم تر درجہ دینے والے مسیحی مخالفین اور حیات طیبہ کے کثیر الازواجیت کے پہلو پر غیر منطقیانہ بے وزن دلائل اور ہرزہ سرائی پر کمربستہ رہنے والے مستشرقین کا واضح جواب دینے کے جذبہ نے کتاب ہذا کے مصنف کو قلم اٹھانے پر آمادہ کیا ہے۔ ان کے غیر منصفانہ، غیر اخلاقی اور متعصبانہ پراپیگنڈہ کی اس کتاب میں بالعموم اور باب اوّل اور دوم میں بالخصوص ان کے اپنے حوالہ جات سے قلعی کھولی گئی ہے۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے خلاف شہوت پرستی (العیاذ باللہ) کے الزامات کو رد کرتے ہوئے مؤلف نے باب سوم میں حیات طیبہ کو چار زمانوں میں موقت کیا ہے

1. پچیس سالوں پر محیط پہلا حصہ
2. پچیس برسوں سے پچاس برسوں پر مشتمل دوسرا حصہ
3. اکاون برسوں سے چون برسوں پر محیط تیسرا حصہ
4. حیات طیبہ کے 55ویں سال سے 63ویں سال تک

جب آپ ﷺ نے سیدہ خدیجہ بنت خویلد سے شادی کی آپ ﷺ کی آپ ﷺ کی عمر مبارک 25 برس تھی اور سیدہ کی عمر مبارک 40 سال تھی۔ قریباً 28 برس تک آپ ﷺ سیدہ کی محبت بھری رفاقت کے امین رہے اور ان کی زندگی میں آپ ﷺ نے دوسری شادی نہیں کی۔ حیات طیبہ کے 54ویں برس سے لے کر ساٹھویں سال تک آپ ﷺ نے متعدد شادیاں کیں جن کی مکمل تفصیل اس کتاب میں موجود ہے۔

یہ کتاب ان شادیوں کے پس منظر اور مقاصد کا مفصل اور پر دلائل احاطہ کرتی ہے۔ بہر حال یہ امر طے شدہ ہے کہ آپ ﷺ کی یہ شادیاں یا تو جاہلانہ رسموں کے خاتمے کی

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

وجہ سے تھیں یا جذبہ ترحم کے تحت انجام پائیں۔ جیسا کہ متبنیٰ کی رواجی حیثیت کا انسداد۔ ان شادیوں کے پس منظر میں بسا اوقات معاشی، معاشرتی اور سیاسی وجوہات بھی کارفرما تھیں۔ مثلاً مختلف قبائل کے سرداروں سے قربت کا حصول اور اس طرح وسعت اسلام کے لیے جدوجہد۔ ایک نئے معاشرتی نظام کے قیام کے حصول کے لیے یہ شادیاں بڑی سودمند ثابت ہوئیں۔ آنحضرت ﷺ خود بھی اس وقت کے معاشرتی مسائل کے حل کے لیے واضح رہنمائی فرماتے تھے۔ ان شادیوں کے پس منظر میں کارفرمایہ حکمتِ عملی بیہودہ الزامات قطعیت سے تکذیب کرتی ہے۔

ماسوائے سیدہ عائشہ اور سیدہ ماریہ قبطیہ کے آقا ﷺ کی تمام ازواج مطہرات یا تو بیوہ تھیں یا مطلقہ۔ مؤلف نے اس حقیقت کو ان لفظوں میں واضح کیا ہے:

"ظہور اسلام سے قبل مطلقہ خواتین کو گھٹیا نظروں سے دیکھا جاتا تھا اور انہیں دوسری شادی کرنے کی اجازت نہ تھی
۔ پیغمبر اسلام ﷺ نے بیوگان سے شادی کر کے یہ سنت قائم کر دی کہ بیوگان سے شادی عین قانون کے مطابق ہے
اور یوں بیوگان کو معاشرے میں باعزت مقام پر فائز کر دیا"[20]

مستشرقین کے پاس مذکورہ حقیقت کو جھٹلانے کے لیے کوئی جواز موجود نہیں ہے۔

مؤلف نے کتاب کے مرکزی موضوع کو کہیں بھی الگ تھلگ نہیں چھوڑا اور اختصار کے ساتھ حیات طیبہ کی مجموعی عکس بندی کی ہے۔ پیغمبر اسلام ﷺ نے بچپن ہی سے مصائب کا دل جمعی سے سامنا کیا۔ ایک ایسا شخص شخص جس نے عنفوانِ شباب میں روزمرہ کے معاملات پر بھی دھیان دیا، آپ ﷺ کی جوانی بدقماش لوگوں کے درمیان رہ کر بھی بے داغ رہی۔ آپ ﷺ کو صادق و امین کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔

کتاب ہذا سہل بیانی اور بے مثل تحقیقی حوالہ جات سے مزین ہونے کی وجہ سے قاری کو حیات طیبہ ﷺ کے متعلق انتہائی قیمتی معلومات فراہم کرتی ہے۔[21]

15۔ مطالعہ استشراق کے مناہج

اس کتاب کے مصنفین اقراء کرن اور حافظ محمود اختر ہیں۔ یہ کتاب پہلی بار 2019ء میں قاضی جاوید، ناظم ادارہ ثقافتِ اسلامیہ لاہور سے شائع ہوئی۔ اس کے 498 صفحات ہیں۔

مستشرقین کے اعتراضات کا جواب دینے کے لیے درج ذیل چار رویے اہل علم کے ہاں مشہور ہیں۔

1. علمی و فکری اسلوب
2. مناظرانہ اسلوب
3. معذرت خواہانہ اسلوب
4. استشراقی اعتراضات سے صرف نظر کا رویہ

یہ کتاب استشراق کے موضوع پر لکھی گئی دوسری کتب سے بالکل مختلف ہے۔ اس میں مذکورہ بالا اہل علم کے ہاں مقبول چاروں اسالیب اور ان سے وابستہ شخصیات پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

کتاب ہذا کے پہلے باب میں مستشرقین کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ اس کتاب کے موضوع کی اہمیت یہ ہے کہ مستشرقین، اسلام، رسول اللہ ﷺ، قرآن کریم پر اپنے مخصوص و مذموم مقاصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے اعتراضات بجالاتے ہیں۔ وہ اسلام کے ماننے والوں کے اذہان میں شکوک وشبہات پیدا کرتے ہیں اور اسلام سے وابستہ پکے، سچے اور کھرے حقائق کو مسخ کرتے ہیں تاکہ دیگر مذاہب کے پجاریوں کے دل میں دین اسلام کے لیے کوئی نرم گوشہ پیدا نہ ہو۔

دوسرے باب میں قرآنی آیات سے وہ لائحہ عمل اخذ کر کے پیش کیا گیا ہے جس کی ہمیں مخالفین سے نبرد آزمائی میں پابندی کرنی چاہیے۔ ان اصولوں سے انحراف ہمیں منزل سے دور لے جانے کا باعث بن سکتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی پاک ﷺ کو بار بار یہی نصیحت فرمائی تھی کہ قرآن کی بنیاد پر انہیں نصیحت فرمایا کریں۔ مخالفین سے کشاکش کے دوران قرآن سے رہنمائی کا موضوع دوسرے باب میں ہے۔

باب ہذا میں اس بات کو تفصیل سے عیاں کیا گیا ہے کہ قرآنِ کریم ہمیں اس بات کی اجازت بالکل نہیں دیتا کہ ہم اسلام کے دشمنوں کے ساتھ ہر وقت الجھے رہیں۔ بلکہ ہمیں پرسکون ماحول میں رہ کر دین کی دعوت کو عام کرنا چاہیے۔ اس کے ساتھ ہی قرآن کریم یہ بھی گوارا نہیں کرتا کہ ہم ماحول کو سازگار بناتے ہوئے مخالفین کی طرف جھکاؤ پیدا

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

کرلیں۔اس باب میں اس بات کو بھی واضح کیا گیا ہے کہ دشمنان اسلام میں اسلام دشمنی چھپی ہوئی ہے۔وہ کسی صورت میں بھی اسلام کو برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں ۔ان کے خلاف نرم گوشہ اختیار کرتے ہوئے ہمیں اس بات کا خیال رکھنا ہو گا کہ ہم ہر وقت ان کی سرگرمیوں پر نظر رکھیں۔

کتاب کے تیسرے باب میں مستشرقین کے اعتراضات کے جوابات کے سلسلہ میں ان علمائے حقہ کی کاوشوں کا جائزہ لیا گیا ہے جنہوں نے مستشرقین کے اعتراضات کے تشفی اور مدلل جواب دیے اور ڈگمگائے نہیں۔مستشرقین کے خلاف ان کا ردعمل شدید تھا۔انہوں نے مستشرقین کے نقطہ ہائے نگاہ کا رد خالص عقلی اور واقعاتی شواہد کی بنیاد پر کیا۔وہ علماء یہ ہیں مولانا شبلی نعمانی ،مولانا رحمت اللہ کیرانوی ،مولانا عبدالماجد دریاآبادی ،مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی ،سید ابوالحسن علی ندوی ،ڈاکٹر حمید اللہ وغیرہ۔یہ وہ سکالرز ہیں جنہوں نے خالص علمی، عقلی،اور واقعاتی شواہد کی روشنی میں استشراقی فکر کا تجزیہ کر کے ثابت کیا ہے کہ مستشرقین تحقیق کے مسلمہ اصولوں کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ان کے ہاں دلیل کے ماخذ کو کوئی معیار نہیں۔وہ یہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ ماضی میں مسلمانوں کے بارے میں تعصب اور اسلام دشمنی کا شکار رہے ہیں۔وہ مانتے ہیں کہ ہمارے ماخذ کمزور ہیں۔مذکورہ مفکرین نے ثابت کیا ہے کہ مستشرقین باہمی تضادات اور تضاد فکری کا شکار رہے ہیں۔ان زمینی حقائق کی روشنی میں مستشرقین کے اعتراضات علمی، تحقیقی اور تنقیدی معیارات پر پورا نہیں اترتے۔

کتاب کے چوتھے باب میں استشراقی فکر کے حوالے سے مسلمان علماء کے مناظرانہ اسلوب پر گفتگو کی گئی ہے۔1857ء کے بعد جب ہندوستان پر سامراجی اقتدار کے بعد فکری یلغار کے ذریعے برصغیر کے مسلمانوں کو ان کے مذہب سے دور کرنے کا باقاعدہ آغاز کیا گیا تو اس وقت کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے مسلم علماء نے عیسائیت اور ہنود کے دین حق پر حملوں کو روکنے کے لیے مناظرانہ طریقہ کار اپنایا۔مذکورہ انداز اس وقت کی ضرورت تھی کیونکہ مسلمان اپنے دین سے زیادہ آشنا نہ تھے۔وہ صرف جذبات اور عقیدت کی حد تک مسلمان تھے۔عیسائیت اور ہندو دھرم کی یہ اوّلین کوشش تھی کہ کسی نہ کسی طرح مسلمانوں کو اپنے مذہب سے برگشتہ کیا جائے اور وہ اس کوشش میں کافی حد تک کامیاب بھی ہوئے۔اس وقت کے علماء نے برصغیر پاک وہند کے باشندوں کو یہ بات سمجھائی کہ مخالفین جن باتوں کو بنیاد بنا کر اسلام پر الزام تراشی کرتے ہیں وہ سب ان کے مذاہب میں بھی موجود ہیں۔انہوں نے جب اسلامی عقائد پر اعتراضات کیے تو مسلمان علماء نے ثابت کیا کہ ان کے مذاہب فکری تضادات اور ابہامات کا شکار ہیں ۔اور اس کے ساتھ علماء نے اسلامی عقائد کی شفافیت کو بھی واضح کیا۔جہاد، تعدد ازواج اور ان ملتے جلتے موضوعات پر لکھا کہ یہ تمام باتیں معترضین کے مذاہب میں بھی موجود ہیں۔اس لیے اعتراض کرنا بے جا ہے۔

اس کتاب کے پانچویں باب میں برصغیر پاک وہند کے مسلمانوں پر مستشرقین کی جانب سے مرتب ہونے والے اثرات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ان کا اثر قبول کرنے والے مسلمان علماء جیسے سرسید احمد خان، سید امیر علی، مولوی چراغ علی اور ان کے متبعین کا ذکر کیا گیا ہے۔

کتاب ہذا کے چھٹے باب میں مسلمانوں میں سے ان علماء کے نقطۂ نظر کا تجزیہ کیا گیا ہے جن کا خیال ہے کہ مستشرقین کے خیالات کو اسلام دشمن نہ سمجھا جائے اور ان کے نقطۂ نگاہ کا ایک چیلنج نہیں بنا دینا چاہیے۔یہ لوگ مستشرقین کو علماء کا ایک گروہ مانتے ہیں۔ان کے مطابق مستشرقین کو اپنے ذہنوں پر سوار نہیں کر لینا چاہیے اور ان کے اعتراضوں کی وضاحت کرنے کا اس قدر اہتمام کرنے کی ضرورت نہیں۔[22]

16۔حفاظت قرآن مجید اور مستشرقین

مذکورہ کتاب کے مصنف پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمود اختر (سابق ڈین فیکلٹی آف اسلامک سٹڈیز، پنجاب یونیورسٹی) ہیں۔مذکورہ کتاب پہلی بار 2018ء میں دارالنوادر، لاہور سے شائع ہوئی۔اس کے 660 صفحات ہیں۔

مؤلف نے مستشرقین کے اعتراضات کا تحقیقی جائزہ پیش کرتے ہوئے یہ واضح کیا ہے کہ ان اعتراضات کا مقصد اور پس منظر کیا ہے یہ اعتراضات انہوں نے کہاں سے لیے ہیں اور ان اعتراضات کو اچھالنے میں وہ کس قدر مبالغہ آرائی کا مظاہر کرتے ہیں۔

اس کتاب میں مستشرقین کے متن قرآن پر اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے مندرجہ ذیل پہلوؤں کو بنیادی طور پر زیر بحث لایا گیا ہے۔

- مستشرقین کون ہیں؟استشراقی تحریک کا ذہنی پس منظر اور مقاصد کیا ہیں؟
- ان لوگوں نے اسلام پر تحقیقات کرتے ہوئے کن مآخذ سے استفادہ کیا ہے؟ان مآخذ کی علمی حیثیت کیا ہے؟تاکہ یہ واضح کیا جا سکے کہ مستشرقین نے اسلام دشمنی کے جذبات میں بہہ کر ناقص اور غیر معتبر مصادر سے استفادہ کرتے ہوئے خلاف حقیقت نتائج جان بوجھ کر پیش کیے ہیں۔نیز یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ

انہوں نے اپنے پیش رو مستشرقین ہی کی اندھی تقلید کی ہے۔

اس کتاب میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ مستشرقین نے قرآن کریم کی مخالفت میں شیعہ مکتب فکر کی کچھ غیر معتبر روایات کا سہارا لیا ہے کہ موجودہ قرآن محرف ہے اصلی نہیں ہے۔مصنف نے شیعہ علماء کے اقوال کی روشنی میں واضح کیا ہے کہ خود شیعہ علماء کے نزدیک ایسی روایات نا قابل اعتبار ہیں اور جن راویوں نے ایسی بات کی ہے وہ خود اہل تشیع کی نظر میں جھوٹے اور فسادی ہیں مصنف نے واضح کیا ہے مؤلف نے واضح کیا ہے کہ مستشرقین کے دلائل کی یہ بات بھی بہت کمزور ہے اور اس سے ان کے نقطۂ نظر کی توثیق نہیں ہو سکتی۔

کتاب ہذا میں مستشرقین کے ایسے اقوال بھی نقل کیے گئے ہیں جن میں اعتراف کیا گیا ہے کہ انہیں ناقص مصادر کی بنا پر اسلام اور قرآن پاک کو سمجھنے میں غلط فہمی ہوئی ہے۔ مصنف نے واضح کیا ہے کہ مسلمانوں نے اسی چیز کو حفظ کیا اور اسے ہی لکھا جو قرآن پاک تھا۔اس سلسلہ میں عرضہ اخیرہ ہمارے سامنے معیار کے طور پر موجود ہے۔اس کے بعد مصنف نے ترتیب زمانی کے اعتبار سے مستشرقین کے اعتراضات کا جائزہ لیا ہے مثال کے طور پر

- عہد نبوی ﷺ میں حفاظت قرآن مجید
- عہد صدیق اکبر کے حوالے سے تدوین قرآن کریم پر اعتراضات
- عہد عثمان کے حوالے سے تدوین قرآن پاک پر اعتراضات

کتاب میں واضح کیا گیا ہے کہ مستشرقین کے اعتراضات کی ایک قسم وہ ہے جس کی بنیاد قرآن کریم میں ناسخ ومنسوخ ہے۔ناسخ و منسوخ کو بنیاد بنا کر مستشرقین کی جانب سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ قرآن کریم کے بہت سارے حصے ضائع ہو چکے ہیں۔ان اعتراضات کے رد کے لیے کتاب ہذا میں ایک مستقل باب لکھا گیا ہے۔

مصنف نے دو پہلوؤں کی وضاحت کرتے ہوئے اس بات کو ملحوظ رکھا ہے کہ صرف انہی پہلوؤں پر جن کا کتابِ مذکورہ کے موضوع کے ساتھ براہ راست تعلق ہے۔ صرف اسی قدر مواد پیش کیا گیا ہے جس سے یہ واضح ہو کہ مستشرقین کا یہ مؤقف سرے سے بے بنیاد ہے کہ قرآن پاک کا 6/7 حصہ ضائع ہو چکا ہے کیونکہ حضرت عثمان نے چھ حروف ضائع کر کے صرف ایک حرف باقی رکھا تھا۔بلکہ قرآن کریم کے متن میں جائز قراتیں موجود ہیں۔کوئی چیز جو قرآن مجید کا حصہ تھی قرآن سے کسی نے بھی خارج نہیں کی۔

مصنف نے اختلافِ مصاحف کی حقیقت کو بیان کرتے ہو یہ واضح کیا ہے کہ انفرادی مصاحف کی اصل حیثیت قرآن مجید کے مقابلے میں جو کہ تواتر سے ہے کیا ہو سکتی ہے۔مؤلف نے منطقی استدلال سے واضح کیا ہے کہ ان مصاحف کا قرآن کریم کے اصل متن سے کوئی تصادم نہیں تھا۔جو اختلافات مستشرقین کی طرف سے اچھالے گئے ہیں اگر وہ قرآن کریم کے متن کا حصہ ہوتے تو وہ کسی بھی طرح قرآن مجید سے باہر نہیں رہ سکتے تھے۔

ڈاکٹر حافظ محمود اختر نے مستشرقین کی طرف سے کچھ اعتراضات کو متفرق اعتراضات کے عنوان سے لکھا ہے۔ان میں ایسے اعتراضات شامل ہیں جن کا تعلق مذکورہ عناوین میں سے کسی عنوان کے ساتھ نہیں ہے۔

کتاب ہذا کا آخری باب "حفاظت قرآن کریم پر خارجی شواہد" کے نام سے قائم کیا گیا ہے۔اس باب میں ایسے شواہد پیش کیے گئے ہیں جن کی موجودگی میں اس بات کا امکان ختم ہو جاتا ہے کہ قرآن کریم میں کوئی تغیر و تبدل ہو سکتا ہے۔جیسے

- حفظ قرآن میں تسلسل اور عربوں کا غیر معمولی حافظہ
- قرآن کریم کی زبان کا تسلسل اور زندہ ہونا
- عربی متن کے بغیر قرآن کریم کی کتابت وطباعت کی ممانعت
- رسم الخط عثمانی کے علاوہ کسی اور خط میں قرآن مجید لکھنے کی ممانعت وغیرہ

مصنف نے مستشرقین کے اعتراضات کا رد پیش کرتے ہوئے جو حکمت عملی اپنائی ہے اس کے چند پہلو یہ ہیں:

- ایک عنوان کے تحت کئے گئے اعتراضات کو یکجا کیا گیا ہے۔اسی مناسبت سے عہد نبوی ﷺ،عہد صدیق اکبر اور عہد حضرت عثمان کے بھی الگ الگ ابواب قائم کر کے ان ادوار کے حوالے سے کئے گئے اعتراضات علیحدہ علیحدہ ابواب میں زیر بحث لائے گئے ہیں۔

- اعتراضات کاذکر کرتے ہوئے مستشرقین کی اصل عبارات پیش کی گئی ہیں اور اپنی طرف سے کسی توجیہہ یا وضاحت سے گریز کیا گیا ہے۔
- عقلی اور نقلی دونوں دلائل سے استدلال کیا گیا ہے۔اسی بات پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ نقلی اور عقلی دلائل کے بعد منطقی دلائل بھی پیش کیے گئے ہیں۔
- ہر باب کے آغاز میں مستشرقین کے اعتراضات تفصیل سے پیش کیے گئے ہیں۔جوابات سے قبل ان اعتراضات کا نچوڑ پیش کیا گیا ہے۔
- مصنف نے اس بات کو بھی واضح کیا ہے کہ اسلام کے ابتدائی دور کے مخالفین، مشرکین مکہ، یہود مدینہ اور بعد ازاں کے معترضین کے اعتراضات میں کافی حد تک مماثلت پائی جاتی ہے۔
- جواب لکھنے سے قبل اسلامی نقطۂ نظر سے قرآن کریم، حدیث شریف اور علمائے حقہ کے اقوال کی روشنی میں زیر بحث موضوع کی وضاحت کی گئی ہے۔اس کے تمام پہلو اس انداز سے اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ بہت سے اعتراضات کی وضاحت اس پہلے حصہ میں ہو جاتی ہے۔
- براہ راست بنیادی مصادر کی روشنی میں حقائق پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔مستشرقین کے اقوال اور افکار براہ راست ان کی اصل کتابوں سے لیے گئے ہیں
۔
- زیادہ تر ان اعتراضات کا رد پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو مستشرقین کے ہاں مشترک ہیں اور کہیں کہیں مستشرقین کے انفرادی اعتراضات کا رد بھی پیش کیا گیا ہے۔[23]

17۔مطالعہ اسلام اور استشراقی تنقیدات

کتاب ہذا کے مصنف ڈاکٹر محمد فیروز الدین شاہ کھگہ (اسسٹنٹ پروفیسر یونیورسٹی آف سرگودھا) ہیں۔اسے پہلی بار 2019ء میں عکس پبلیکیشنز، لاہور نے شائع کیا۔اس کے 268 صفحات ہیں۔

کتاب ہذا در اصل ان مقالات و مضامین کا مجموعہ ہے جو مؤلف کی طرف سے وقتاً فوقتاً رسائل و جرائد میں چھپتے رہتے ہیں۔جیسا کہ پیش لفظ میں مؤلف مذکور نے لکھا ہے۔

"جناب محمد فہد صاحب جو علم و فضل سے والہانہ محبت اور معیاری و تحقیقی ادب کی اشاعت کے بے لوث جذبات سے معمور علمی و ادبی علامت بن کر ابھر رہے ہیں، قریباً دو سال سے میرے ان مقالات کو کتابی شکل دینے پر مصر تھے"[24]

اس کتاب میں کل آٹھ ابواب ہیں۔

پہلا باب "استشراق: تاریخ، پس منظر اور اہداف" کے نام سے ہے۔اس میں استشراق کا مفہوم، تحریک استشراق۔۔۔آغاز وارتقاء، تحریک استشراق کا پس منظر، نص قرآنی اور استشراقی فکر، تحریک استشراق کے محرکات وعوامل، مکالمہ بین المذاہب مسیحی افکار و اہداف کا تاریخی جائزہ، مکالمہ بین المذاہب مسیحی اہداف و مقاصد، اسلامی علوم کی تحقیق میں استشراقی اسلوب، استشراقی ابحاث کا حاصل، شریعت اسلامیہ مستشرقین کی نظر میں، آنحضور ﷺ کی شخصیت و سیرت، تاریخ اسلامی اور مستشرقین، قرآن کریم کے خلاف جدید استشراقی اقدامات وغیرہ موضوعات پر بحث کی گئی ہے۔

دوسرے باب کا عنوان "متن قرآن، استشراقی تحقیقات و رجحانات کا جائزہ" کے نام سے قائم کیا گیا ہے۔اس باب میں مستشرقین: تھیوڈر نولڈیکے Theodor Noldeke، ریجس بلاشیر Regis Blacher، رئیس المستشرقین گولڈ زیہر، گستاؤلیبان، منٹگمری واٹ William Montgomery Watt، ڈی ایس مارگولیتھ، جان برٹن، جارج سیل George Sale، آرتھر جیفری Arthur Jeffery وغیرہ کے متن قرآن کریم پر اعتراضات کا جائزہ لیا گیا ہے۔

تیسرا باب "گولڈ زیہر اور متنِ قرآن: نقد و جائزہ" کے نام سے لکھا گیا ہے۔اس میں اجناس گولڈ زیہر کی مختصر سوانح عمری کے علاوہ، گولڈ زیہر کی تحقیقی نگارشات کا دائرہ، تفسیر و قرات اور گولڈ زیہر، پہلا شبہ: اختلاف قراءات۔۔نص قرآنی میں سبب اضطراب، اختلاف قرات کے باعث پیدا ہونے والے اضطراب کی نوعیت، قرات کے مابین اختلاف کی ممکنہ صورتیں، دوسرا شبہ: وحدت نص قرآنی، عہد عثمانی میں جمع قرآن کی نوعیت، تیسرا شبہ: اختلاف قراءات کا سبب مصاحف میں عدم نقط و حرکت، قراءت کی منقولی حیثیت وغیرہ پر بحث کی گئی ہے اور گولڈ زیہر Ignaz Goldziher کی طرف سے پیدا کردہ مذکورہ بالا تین شبہات کا رد بھی پیش کیا گیا ہے۔

چوتھے باب کا عنوان "نص قرآنی اور آرتھر جیفری Arthur Jeffery" ہے اس میں آرتھر جیفری Arthur Jeffery کی شخصیت کے مختصر تعارف کے علاوہ آرتھر جیفری Arthur Jeffery کے حوالے سے درج ذیل موضوعات پر مدلل بحث سے اس کی طرف سے پیش کردہ اعتراضات کا جائزہ لیا گیا ہے۔موضوعات یہ ہیں

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

کتاب المصاحف میں آرتھر جیفری Arthur Jeffery کے منہج تحقیق کی تقسیم، مقدمہ کتاب المصاحف ۔۔۔شبہات کا نقد و تجزیہ، عہد نبوی ﷺ میں جمع قرآن، جیفری کی رائے ناقص ہونے کی وجوہات، ترتیبِ قرآن، قرآن کریم کی ترتیب نزولی اور مستشرقین، ترتیبِ قرآن کے بارے میں مسلم محققین کا مؤقف، صحابہ کے ذاتی مصاحف کا مصحفِ عثمانی سے تقابل اور اس کی حقیقت، تعددِ مصاحف اور ان کی حقیقت، جمہور علماء کا مؤقف، وغیرہ پر استدلال سے گفتگو کی گئی ہے۔

پانچواں باب "روایاتِ حفص اور ورش کا تقابل" کے نام سے ہے۔اس میں ایڈرین براکٹ کے مؤقف کا ناقدانہ جائزہ لیا گیا ہے۔اس باب میں روایات حفص اور ورش میں اصولی اختلافات، مذکورہ روایات کے مابین دیگر اختلافات، رسم یا کتابت سے متعلق اختلافات، صوت یا قراءت سے متعلق اختلافات، اختلافاتِ رسم، رسم کے بارے مسلمانوں کا نقطۂ نگاہ، ووصی/اوصیٰ کا اختلاف، وسارعوا/سارعوا کا اختلاف، یرتد/یرتدد کا اختلاف، معانی میں تغیر پیدا کرنے والے اختلافات کی حد بندی، فدیۃ بعام مسکین اور فدیۃ مسکین کا اختلاف، قراءت قرآنیہ کی حقیقت، استنادی اور تاریخی حیثیت، روایات ورش کی ترویج، تاریخی جائزہ پر بحث کی گئی ہے۔

چھٹا باب "رسالت محمدی ﷺ کی عالمی حیثیت" کے نام سے ہے۔اس میں استشراقی افکار و نظریات کا ناقدانہ جائزہ پیش کیا گیا ہے۔اس باب کے عنوانات، نجاتِ دہندہ کا تصور اسلام اور دیگر ادیان کا تقابل، غیر مسلموں کے لیے سیرتِ طیبہ ﷺ کی ضرورت و اہمیت، دعوتِ محمدی ﷺ کے عالمی ہونے کے دلائل، انفرادی اور اجتماعی عمل کی تمام حدود کا تعین، عالمی پیغمبرانہ دعوت کے مراحل و عناصر، دعوت اسلام کی عالمی ترویج میں صحابہ کرام کا کردار، پیغمبرانہ دعوت کی حدود اور مستشرقین کا مؤقف ۔۔۔نقد و تجزیہ، اے جے ونسک کا مؤقف اور اس کا ناقدانہ تجزیہ، عمومِ رسالت کو ظاہر کرنے والی چند آیات، کارل ارنسٹ کا مؤقف اور اسکا ناقدانہ جائزہ، قرآنی تصریحات دعوت برائے اہل کتاب، احادیثِ مبارکہ بابت دعوت یہود و نصاریٰ، مکاتیب نبوی ﷺ کا استنادی درجہ، ایڈورڈ گبن کا مؤقف، ولیم منٹگمری واٹ William Montgomery Watt کا مؤقف، مستشرقین کے دلائل کا نقد و محاکمہ، سنت اللہ، کتب سماویہ کا خاص زبان میں نزول، ابن تیمیہ کا استنباط، پیغام کی اشاعت میں لسانی اختلاف اور عصری مشاہدہ، تعلیمات سیرت میں زبانیں سیکھنے کی ترغیب اور مقاصد، حقیقت بین منصفین کی شہادت، گفتہ آید در حدیثِ دیگراں، رسالت مصطفوی ﷺ کی جہات و ابعاد کی وسعتیں، شامل ہیں۔

ساتویں باب "مصادر اسلامیہ پر ابن وراق کی تنقیدات" کے عنوان سے ہے۔اس میں ابن وراق کی تنقیدات کا تجزیاتی مطالعہ بیان کیا گیا ہے۔باب کے شروع میں ابن وراق کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔اس باب کے عناوین، ابن وراق کی قرآن کریم پر تنقید کا ایک جائزہ، ابن وراق کی ماخذِ سیرت پر تنقید کا جائزہ ہیں۔

آٹھویں باب "اکیسوی صدی کا امریکی قرآن ۔۔۔تنقیدی جائزہ" کے نام سے ہے۔اس میں اس کا مکمل تعارف پیش کیا گیا ہے جس میں مقام اشاعت، کتاب کی قیمت، تقسیم کتاب کے مراکز کا ذکر کیا گیا ہے۔اس باب میں الفرقان الحق کا تجزیاتی مطالعہ، اسلام اور عیسائیت کے مابین محاربہ کی صیہونی کوشش، کتاب مذکور میں موجود تناقضات، امریکی قرآن کے بارے میں عالم اسلام کا مؤقف، جامعۃ الازہر (مصر) کا مؤقف، سعودی علماء کا مؤقف، فلسطینی علماء کا مؤقف کے عناوین پر سیر حاصل باعث کی گئی ہے۔

نویں باب کا عنوان "اسلام کا سیاسی نظام استشراقی استعماریت کی نظر میں" ہے، اس باب میں اسلام کے سیاسی نظام کے بارے میں استشراقی نقطہ کو پیش کیا گیا ہے۔[25]

18۔قرآن اور مخالفین قرآن

اس کتاب کے مصنف ندیم بن صدیق اسلمی جھیورانوالی بانی ادارہ سراجِ منیر جھیورانوالی گجرات ہیں۔یہ کتاب پہلی بار جولائی 2014ء میں ادارہ سراج منیر (جھیورانوالی) گجرات، پاکستان سے شائع ہوئی۔اس کے 82 صفحات ہیں۔

زیر نظر کتاب کو دو ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔پہلے باب 'قرآن کریم کا تعارف' میں قرآن کریم کی تعریف، فضائل اور امتیازی خصوصیات کو بیان کیا گیا ہے جبکہ دوسرے باب 'مستشرقین اور قرآنِ کریم' میں استشراق کا معنی و مفہوم اور پس منظری مطالعہ، مستشرقین کا قرآن کریم پر مؤقف اور اعتراضات کا جائزہ لیا گیا ہے۔مؤلف نے کتابِ ہذا میں مستشرقین کے جن اعتراضات کا جائزہ لیا ہے وہ یہ ہیں۔

- قصہ غرانیق
- قرآن کریم کی جمع و تدوین پر مستشرقین کا اعتراض
- قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کی تصنیف اور بائبل سے ماخوذ ہے۔(معاذ اللہ)
- قران کریم دہشت گردی پھیلاتا ہے۔(العیاذ باللہ)

- اسلام اور کفر کے قتال میں فرق۔
- قرآن کریم کی تعلیمات میں جدت نہیں اب وہ قدیم ہو چکی ہیں۔(العیاذ باللہ)
- قرآن کریم میں تکرار ہے۔
- قرآن کریم میں اختلاف اور تضاد ہے۔(العیاذ باللہ)
- قرآن کریم عرب شاعری دیوانوں سے ماخوذ ہے۔(العیاذ باللہ)
- قرآنی قوانین قابل نفاذ نہیں۔(العیاذ باللہ)
- عظمت وصداقت قرآن پر مستشرقین کے اقوال[26]

19۔قرآن مجید اور مستشرقین (غلط فہمیوں کا ازالہ)

مذکورہ کتاب کے مصنف مولانا محمد جرجیس کریمی ہیں۔مذکورہ کتاب پہلی بار 2017ء میں کتاب محل، لاہور سے شائع ہوئی۔اس کے 119 صفحات ہیں۔

اس عنوان سے اس کتاب کی طبع اوّل 1999ء میں ہوئی۔مگر 2017ء میں اس پر مؤلف نے نظر ثانی کر کے اس میں مزید مستشرقین کا تعارف اور قرآن کریم سے متعلق ان کے نقطہ نظر کو شامل کیا گیا ہے اور مستشرقین پر تالیف شدہ عربی کتابوں کو بھی شامل کیا گیا ہے۔جیسا کہ مصنف خود لکھتے ہیں:

"1999ء میں اس کتاب کا طبع اوّل منظر عام پر آیا،اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس کو علمی حلقے میں غیر معمولی مقبولیت عطا کی۔عرصہ سے خواہش تھی کہ اس پر نظر ثانی کر کے بعض مشہور مستشرقین کا مختصر تعارف اور قرآن کریم سے متعلق ان کا نقطۂ نظر بیان کیا جائے۔اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ تقریباً سترہ مستشرقین کا مختصر تعارف اور قرآن مجید سے متعلق ان کا نقطۂ نظر اس میں شامل کیا جارہا ہے۔"[27]

اس کتاب کو کل پانچ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔باب اوّل استشراق کا تاریخی پس منظر میں استشراق کی استشراق کی لغوی اور اصطلاحی تعریف، مشرق اور مغرب کی تقسیم ،مشرق و مغرب کی مغربی تقسیم، مشرقی علوم، مشرقی علوم کی مغربی تقسیم،استشراق کی تحریک کے بارے میں محققین کی آراء کا خلاصہ،یہودیت اور استشراق،عیسائیت اور استشراق ،استشراق اور صلیبی جنگیں،اسلام اور اہل اسلام کے خلاف فتنوں کی یلغار ،استشراق کے اور دوسرے اسباب ،استشراق عہد بہ عہد، مستشرقین کی قسمیں ،استشراق مقاصد اور طریقہ کار،استشراق کا مستقبل کو شامل کیا گیا ہے۔

دوسرے باب میں قرآن کریم پر مستشرقین کے اعتراضات کو دو حصوں داخلی اعتراضات اور خارجی اعتراضات میں تقسیم کیا گیا ہے۔داخلی اعتراضات درج ذیل ہیں۔

- عقیدہ توحید اور اللہ تعالیٰ پر اعتراضات
- عقیدہ آخرت پر اعتراض
- تخلیق آدم، سجدۂ ملائک اور مستشرقین
- ذریت آدمؑ کی گواہی پر اعتراضات
- آسمان وزمین کے سات طبق پر اعتراض
- عرش،لوح اور میزان پر اعتراض
- قرآنی تعلیمات پر مستشرقین کے اعتراضات
- قصص اور تاریخی واقعات پر اعتراضات

کتاب ہذا میں درج ذیل قرآن مجید پر مستشرقین کے خارجی اعتراضات کو بیان کیا گیا ہے۔

- قرآن مجید کی عربیت اور مستشرقین
- بلاغت قرآن پر اعتراض
- جمع و ترتیب پر اعتراض

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

- منسوخ آیات پر اعتراض

تیسرے باب میں قرآن کریم پر اعتراض کرنے والے مشہور مستشرقین کا تعارف کرایا گیا ہے جو یہ ہیں۔پروفیسر اجناس گولڈ زیہر Ignaz Goldziher،ولیم کلیر ٹسڈال William St. Clair Tisdall، جارج سیل George Sale،رچرڈ رچرڈ بیل Richard Bell،الفریڈ کیٹویل اسمتھ،تھیوڈور نولڈیکے Theodor Noldeke،سر ہیملٹن الیگزینڈر،آرتھر جان آربری،جوزف شاخت،ریجس بلاشیر Regis Blacher،ڈاکٹر سپر نگر Aloys Sprenger،ولیم منٹگمری واٹ William Montgomery Watt،ایڈورڈ ویز برف،سر ولیم میور،آرتھر جیفری Arthur Jeffery،جان برٹن،ابن وراق وغیرہ۔

چوتھے باب میں مختلف مستشرقین کی طرف سے قرآن کریم پر کیے جانے والے اعتراضات کا جائزہ لیا گیا ہے۔جو یہ ہیں۔

- قرآن کریم کے ادبی اور خبری اور علمی اعجاز پر اعتراض کا جواب
- قرآنی احکام اور طبّی حکمتوں پر اعتراض کا جواب
- اللہ توحید اور عقیدہ آخرت پر اعتراض کا جواب
- آسمان وزمین کے سات طبق،عرش،میزان،اور تخلیقِ آدم پر اعتراض کا جواب
- قصص،قرآنی تعلیمات،اور تاریخی واقعات پر اعتراض کا جواب
- قرآن کریم کی عربیت اور نسخ پر اعتراض کا جواب
- قرآن کریم میں صرف ونحو کی غلطیوں،تکرار اور جمع وترتیب قرآن پر اعتراض کا جواب

پانچویں باب میں پادری،اٹالوی،جرمن،انگریز،امریکی،فرانسیسی،روسی،پولینڈی،سویڈیش،اسپینی،پرتگالی،ہالینڈی،لاطینی اور عہد حاضر کے مستشرقین کی کاوشوں کو بیان کیا گیا ہے۔کتاب ہذا کے آخر میں آخذ ومراجع کے نام سے عربی،اردو اور انگریزی کتب ورسائل وجرائد کی ایک طویل فہرست بنائی گئی ہے۔[28]

20۔اسلام اور مستشرقین

کتاب ہذا کے مصنف مولانا ڈاکٹر محمد شکیب قاسمی ہیں۔اسے پہلی بار 2019ء میں عکس پبلیکیشنز،لاہور نے شائع کیا۔اس کے 40 صفحات ہیں۔

مذکورہ کتاب میں ڈاکٹر محمد شکیب قاسمی کے ان مضامین اور مقالات کو اکٹھا کیا گیا ہے جو وقتاً ماہناموں کی زینت بنتے رہے۔اس موضوع سے متعلقہ آپ کے زیادہ تر مضامین "ندائے دارالعلوم دیوبند میں شائع ہوتے رہے۔

آپ نے اپنی اس کتاب کی ابواب بندی کچھ یوں کی ہے۔پہلے باب میں استشراق کی لغوی اور اصطلاحی تعریف،مختلف تعریفات کا جائزہ،استشراق کی ابتداء اور اس کے تاریخی پس منظر کو بیان کیا گیا ہے۔

اس کتاب کے دوسرے باب میں مستشرقین کی اقسام اور ان کی طرف سے سرزد ہونے والے علمی کارناموں کو بیان کیا گیا ہے۔

چوتھے باب کو تحریک استشراق کی شہرت کے اسباب وعوامل کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔اس میں استشراق کی شہرت کے چار اسباب کو بیان کیا گیا ہے۔

پانچویں اور آخری باب میں تحریک استشراق کی تکمیل کے لیے مستشرقین کے اسباب ووسائل کو بیان کیا گیا ہے۔[29]

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

حوالہ جات

1۔پروفیسر محمد اکرم طاہر، محمد الرسول اللہ ﷺ، مستشرقین کے خیالات کا تجزیہ،ادارہ معارف الاسلامی،لاہور،2014ء

2 ۔پروفیسر محمد اکرم، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستشرقین کے خیالات کا تجزیہ،ادارہ معارف اسلامی منصورہ لاہور،2014

3 ۔قدوائی، عبدالرحیم، پروفیسر، مستشرقین اور انگریزی تراجم قرآن، مکتبہ قاسم العلوم لاہور،2017

4۔ الشیخ عبدالفتاح عبدالغنی القاضی، قراءت قرآنیہ مستشرقین اور ملحدین کی نظر میں، مترجم ڈاکٹر محمد اسلم صدیق، ادارۃ الصلاح ٹرسٹ پاکستان ،2016ء، ص7

5 ۔الشیخ عبدالفتاح عبدالغنی القاضی، قراءت قرآنیہ مستشرقین اور ملحدین کی نظر میں

6۔ثناءاللہ حسین، قرآن حکیم اور مستشرقین، شعبہ قرآن و تفسیر کلیہ عربی وعلوم اسلامیہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد،2010، ص11

7 ۔ثناءاللہ حسین، قرآن حکیم اور مستشرقین

8۔حافظ محمد زبیر، ڈاکٹر، اسلام اور مستشرقین، مکتبہ رحمۃ للعالمین، لاہور،2014ء، ص2

9 ۔حافظ محمد زبیر، ڈاکٹر، اسلام اور مستشرقین

10 ۔ڈاکٹر محمد شہباز منج، فکر استشراق اور عالم اسلام میں اس کا اثرونفوذ، مکتبہ دارالعلوم المحمدیہ لاہور،2016

11 ۔مولانا امداداللہ انور، دفاع اسلام اسلام پر کفار کے اعتراضات اور ان کے جوابات، مولانا امداد اللہ انور دارالمعارف، ملتان،2013

12 ۔ڈاکٹر محمد شمیم اختر قاسمی، سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات کا جائزہ، مکتبہ قاسم العلوم لاہور،2017

13 ۔ڈاکٹر محمد ادریس زبیر، حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم (حقیقت، اعتراضات اور تجزیات)، الہدی پبلی کیشنز، اسلام آباد،2013

14 ۔حافظ محمد عبدالقیوم، امام ابن شہاب زہری اور ان پر اعتراضات کا تحقیقی جائزہ، ڈاکٹر جمیلہ شوکت ڈائریکٹر شیخ زاہد اسلامک سنٹر جامعہ پنجاب، لاہور، مقدمہ

15 ۔حافظ محمد عبدالقیوم، امام ابن شہاب زہری اور ان پر اعتراضات کا تحقیقی جائزہ

16 ۔حافظ زبیر علی زئی، صحیح بخاری پر اعتراضات کا علمی جائزہ، مکتبہ اسلامیہ لاہور،2008

17 ۔محمد متین خالد، ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مغرب کی شرانگیزیاں، علم وعرفان پبلشرز لاہور،2012

18 ۔ڈاکٹر محمد اکرم ورک، متون حدیث پر جدید ذہن کے اشکالات ایک تحقیقی مطالعہ، الشریعہ اکیڈمی، ہاشمی کالونی، کنگنی والا گوجرانوالہ،2012

19۔پروفیسر ظفر علی قریشی، امہات المؤمنین اور مستشرقین، لاہور، ضیاءالقرآن پبلی کیشنز،2010ء، ص6

20 ۔پروفیسر ظفر علی قریشی، امہات المؤمنین اور مستشرقین، ص46

21 ۔پروفیسر ظفر علی قریشی، امہات المؤمنین اور مستشرقین

22 ۔حافظ محمود اختر، مطالعہِ استشراق کے مناہج، قاضی جاوید، ناظم ادارہ ثقافتِ اسلامیہ لاہور،2019

23 ۔پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمود، حفاظت قرآن مجید اور مستشرقین، دارالنوادر، لاہور،2018

24۔ڈاکٹر محمد فیروزالدین شاہ کھگہ، مطالعہ اسلام اور استشراقی تنقیدات، لاہور، عکس پبلیکیشنز، 2019ء، ص9

25 ۔ڈاکٹر محمد فیروزالدین شاہ کھگہ، مطالعہ اسلام اور استشراقی تنقیدات، عکس پبلیکیشنز، لاہور، 2019

26 ۔ندیم بن صدیق اسلمی جھبورانوالی، قرآن اور مخالفین قرآن، ادارہ سراج منیر (جھبورانوالی) گجرات، 2014

27۔کریمی، مولانا محمد جرجیس، قرآن مجید اور مستشرقین، لاہور، کتاب محل، 2017ء، ص7

28 ۔مولانا محمد جرجیس کریمی، قرآن مجید اور مستشرقین (غلط فہمیوں کا ازالہ)

29 ۔ڈاکٹر محمد شکیب قاسمی، اسلام اور مستشرقین، عکس پبلیکیشنز، لاہور، 2019